

مِفْتَاحُ الْعِلْمِ

المفتاحُ للحدید

لِلْمَرْبُوعِ الرَّبْعِ مَنْ كُنَّا تَسْهِيلاً الرَّبْعِ فِي الْعِلْمِ الرَّبْعِ

کلیں ۴۷ حدید

برائے

عربی کا معلم (حصہ چہارم)

مؤلفہ :- مولوی عبدالستار خان

ناشر

تدری کتب خانہ

آرام باغ - کراچی ۱



اس کتاب کی کتابت کے جملہ حقوق بحق قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی محفوظ ہیں۔

هُوَ الْفَتْاحُ الْعَلِيمُ

المفتاح الجديد

للجہد الرابع من كتبنا تسهيل الفهم في اللغة العربية

عن

کلید جدید

برائے

عربی کا معلم حصہ چہارم
مُصَنَّفٌ

مولوی عبدالستار خان
ناشر

قدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحْمِيدُكَ وَتُصَلِّي عَلَى سَرُّوْلِكَ الْكَرِيمِ

کتاب تسہیل لادب فی لسان العرب المعروف بہ عربی کا معجم کے حصہ چہارم کی یہ کلید ہے امید ہے کہ اُن شائقین عربی کے لئے جو بطور خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی معاون ہوگی +
چونکہ تین حصے پڑھ لینے کے بعد طالب علم میں کافی استعداد پیدا ہو چکی ہو اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کلید میں آسان مشقوں کا ترجمہ چھوڑ دیا جائے +
جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ پڑھے ہوئے اسباق کی مدد سے ہر ایک مشق کا ترجمہ اور سوالات کے جوابات خود ہی لکھا کرے بعد میں کلید سے مقابلہ کر لیا کرے۔ فرق معلوم ہو تو وجہ سمجھنے کی کوشش کرے پھر اپنی غلطی درست کر لیا کرے +

مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ کلید اپنے پاس نہ رکھیں بلکہ اپنی غلطیاں اپنے معلم سے سمجھ لیا کریں۔ البتہ حضرات معلمین بوقت ضرورت کلید کا استعمال کر سکتے ہیں +

الغرض اس عاجز سے تسہیل عربی کے لئے جو کچھ ہو سکا کیا اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے! اور طالبین عربی کے لئے حقیقتاً آسانی اور ترقی کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مشق ۶۷ (عربی سے اردو)

اس سے پیشتر کی مشقیں کلید اول و دوم اور سوم میں لکھی جا چکی ہیں!

(۱) کیا تو یہ جانتا ہے کہ کتنے پائے ایک قرش کے مساوی ہوتے ہیں؟	چالیس پائے ایک قرش کے برابر ہوتے ہیں۔
(۲) کتنے قرش ایک گین (پونڈ) کے ہوتے ہیں؟	ایک گین ستو قرش کے برابر ہوتی ہے۔
(۳) کتاب سیرۃ النبی کتنے میں خریدی؟	جیسے کہ کتاب تین جلدوں میں یا دو پچھ میں خریدی
(۴) واللہ سستی ہے اس زمانے میں [اس وقت میں] وہ ہنگی نہیں ہے۔	بھائی تم نے ٹھیک کہا۔ اور میں نے شیخ الاسلام ابن القیم کی کتاب زاد المعاد گیارہ روپے میں خریدی۔
(۵) بخدا غنیمت [ایک لوٹ] ہے کیونکہ یہ کتاب نادر الوجود ہو گئی ہے کسی قیمت پر نہیں مل رہی ہے، اور تم نے یہ کتاب خریدی کہاں سے؟	میں نے بمبئی میں مکتبہ قیام سے خریدی دوسرے کتب خانوں کی نسبت وہاں کتابیں ارزاں فروخت کی جاتی ہیں۔
(۶) جناب اس ترکہ کی ٹوپی کی کیا قیمت ہے؟	صاحب پینتیس قرش میں [فروخت کی جاتی ہے]۔

(۷) بخدا وہ بڑی ہنگامی ہے میں تو
صرف پچیس قرش دوں گا۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ بازار کتنے
چڑھ گئے ہیں اور چیسزیں کتنی گرلی
ہو گئی ہیں۔ اور مزدوری کس قدر
زیادہ ہو گئی ہے۔

(۸) اچھا حضرت! تیس قرش لے
لیجئے۔ والسلام۔

بہت اچھا ٹوپی لے لیجئے اور پیسے
دید لیجئے۔ خدا مبارک کرے۔

(۹) انجن اسلام کے سالانہ جلسے
میں کتنے حاضرین تھے؟

اُن کی تعداد تقریباً دو ہزار آٹھ سو
نفر تک پہنچی ہوگی۔

(۱۰) کیا آپ جانتے ہیں اخبار الغم
کا سالانہ چندہ کیا ہوگا؟

میرا خیال ہے کہ اُس کا چندہ پچاس
قرش سے زیادہ نہ ہوگا۔

(۱۱) اور اعلان [اشتہار] کی
اُجرت کیا ہے؟

ہر ایک سطر کے عوض میں ایک
قرش۔

(۱۲) اس کشادہ مکان کے لئے
آپ نے کتنے روپے دیئے؟

جناب! میں نے اس کے مالک کے پانچ ہزار
چار سو پچانوے روپے دیئے۔

(۱۳) اس مکان کا رقبہ کیا ہے؟

اس کا رقبہ دس ہزار دو سو مربع گز
سے کچھ اوپر ہے۔

(۱۴) اور اپنا باغ کتنے میں بیجا؟

میں نے وہ بارہ ہزار روپے میں
فروخت کیا۔

(۱۵) بخدا آپ کا لین دین نفع بخش رہا۔

میرے پیائے بھائی! آپ نے

ٹھیک کہا۔ اللہ آپ کو برکت دے۔

مشق نمبر ۶۸ (قرآن سے)

(۱) بیشک تمہارا معبود ایک خدا ہے (۲) اللہ کے ہاں توہمیںوں کی گنتی کے بارہ ہینے ہیں (۳) تو اس میں سے بارہ چٹے چھوٹ پڑے (۴) اباجان میں نے [غواب میں] گیارہ ستارے دیکھے (۵) ہدکار عورت اور ہدکار مردان میں سے ہر ایک کو سوسو کوڑے لگاؤ (۶) شب قدر [فضیلت میں] ہزار ہینوں سے بہتر ہے (۷) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں ڈالی۔ جو اپنے گھروں سے [ڈنکے مارے] نکل پڑے تھے [بھاگ گئے تھے] حالانکہ وہ ہزاروں [کی تعداد میں] تھے (۸) پھر ہم نے اس [یونس] کو ایک لاکھ بلکہ زائد [ادیوں] کی طرف بھیجا (۹) اے پیغمبر! یاد کرو! جب کہ تم [جنگ ہمد کے موقع پر] مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار آٹا لے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے؟ (۱۰) اونٹوں میں سے دو اور گلتے بیلوں میں سے دو (۱۱) روم [رومی لوگ] قریب کی سرزمین (ملک فارس) میں مغلوب ہو گئے اور [لیکن] وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد چند ہی برسوں کے اندر [ایران میں] غالب آجائیں گے۔

مشق نمبر ۶۹ (اردو سے عربی)

عندنا ویتا بقمرۃ ووضعت وخصون

(۱) کہہ من الواضح عندک؟

(۲) بِکُمْ تَبِيعُ هَذَا الْكِتَابَ يَا مَعْشَرَ
(۳) مَا هُوَ بِرَخِيسٍ بَلْ هُوَ غَالٍ اِنَّا
اَعْطٰی تِسْعَ رِیَّاتٍ لَا غَیْرُ
(۴) بِکُمْ اِشْتَرِیْتَ هَذَا الْكِتَابَ
(۵) مَا هُوَ قِیْمَةُ الْاِشْتِرَاكِ فِي مِجْلَةٍ
الْفَرَقَانِ
(۶) بِکُمْ تَبَاعُ تِلْكَ الدَّارُ

(۷) مَا هِيَ مَسَاحَةُ تِلْكَ الدَّارِ

(۸) هَلْ تَعْلَمُ مَا هُوَ عَدَدُ الْمُسْلِمِیْنَ
فِي الْعَالَمِ

(۹) کَمِ مِنَ الْاَوْلَادِ فِي مَدَارِسِکُمْ

جَمَلًا وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ شَاةً
بِعِشْرِ رِیَّاتٍ
يَا اِنِّیْ لَیْسَ هُوَ بِغَالٍ طَلِبُ اِخِذِ
الْكِتَابَ وَهَاتِ لِفُلُوْسٍ بَارِکَ اللّٰهُ
اِشْتَرِیْتُ بِاَلْتِّسْعِ عَشْرَةِ رِیَّاتٍ
اُظُنُّ اَنْ قِیْمَةَ الْاِشْتِرَاكِ فِیْهَا لَا فَوْقَ
تِسْعِ رِیَّاتٍ عَنْ سِنَةِ رِیَّاتٍ
سَبْعًا تِلْكَ الدَّارُ خَمْسَةُ عَشْرِ
اَلْفَ رِیَّاتٍ وَاَرْبَعُ مِثْلَةٍ وَخَمْسِیْنَ
رِیَّاتٍ اِیْ خَمْسِیْنَ وَاَرْبَعُ مِثْلَةٍ وَ
خَمْسَةُ عَشْرِ اَلْفَ رِیَّاتٍ
مِسَاحَتُهَا اَتَبْلُغُ نَحْوَ خَمْسِ مِثْلَةٍ ذِرَاعٍ
مِنَ الْاَذْرِعِ الْمَرْبُوعَةِ
عَدَدُ الْمُسْلِمِیْنَ نَحْوُ سَبْعِمِائَةِ مِیْلُوْنٍ
مِنْهُمْ مِثْلَةُ مِیْلُوْنٍ فِی الْهِنْدِ
اَرْبَعُمِائَةُ طَالِبٍ وَتَبِیْعٌ فِی مَدَارِسِنَا

مشق نمبر ۷۱

(۱) قرآن شریف کی پہلی سورت کا نام سورۃ الفاتحہ ہے۔ (۲) اسماء عدد کی
تعلیم جو الیسویں پنتالیسویں اور چھیالیسویں سبق میں پائی جاتی ہے۔ (۳) کتنے

بجے اپنی تشریف آوری سے، میں مشرف بنشیں گے (۴) میں انشاء اللہ آٹھ بجے
 آپ کے پاس حاضری کا شرف حاصل کرونگا۔ (۵) میں آپ کے مکان پر سوا نو بجے
 آ پہنچا۔ اور آدھ گھنٹے آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ اور پونے دس بجے [آپ کے]
 مکان سے روانہ ہو گیا۔ (۶) پونا شہر ریلوے کے ذریعے ہلکے ہاں سے تقریباً پانچ
 گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔ (۷) ہم ٹرین میں سوار ہوئے اور چار گھنٹے گزرنے کے
 بعد وہاں پہنچے۔ (۸) افریقہ سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا حصہ ان بلاد
 پر مشتمل ہے جنہیں دریائے نیل سیراب کرتا ہے۔ اور ان میں مصر اور سوڈان شامل
 ہیں۔ اور دوسرا حصہ بلاد مغرب کہے اور اس میں الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔
 تیسرا حصہ مشرقی افریقہ کہے جس میں زنجبار ہے، چوتھا وسطی [درمیانی] ا
 افریقہ۔ پانچواں مغربی افریقہ۔ چھٹا جنوبی افریقہ اور اس میں کیپ کالونی ہے۔
 ساتواں حصہ وہ جزائر ہیں جو اس بحرِ اعظم کے تابع ہیں (۹) تو اس تربو زمین
 سے دو تہائی لیتے اور آخری تہائی حصہ میں لیلوں گا۔ (۱۰) میکہ باپ نے جو
 مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو میری ماں نے اس میں سے آٹھواں پایا باقی
 میں سے مجھے دو خمس (۱/۵) ملے اور ایک خمس میری بہن کو ملا۔ اور باقی کے
 دو خمس میرے بھائی کو ملے (۱۱) صبح کو شکر سی سپاہی تین تین چار چار ہو کر
 نکلتے ہیں، اور ہم شام کو مدرسے سے دو دو، تین تین ہو کر نکلتے ہیں (۱۲) (۱۳) کیا
 مدرسہ میں ایک ایک ہو کر داخل ہوئیں۔ (۱۳) میں نے قرآن مجید کئی بار پڑھا
 اور ہر مرتبہ میں نے یہ محسوس کیا کہ گویا میں اسے پہلی مرتبہ پڑھ رہا ہوں (۱۴) میں
 آج مینہ منورہ میں آٹھویں دفعہ داخل ہوا ہوں اور ہر دفعہ ایک جہیزہ اور چند روز

وہاں مقیم رہا ہوں (۱۵) میں نے شام [ملک شام] کی زیارت پہلی بار کی ہے۔
اور اللہ نے چاہا تو دوبارہ وہاں لوٹوں گا۔ (۱۶) بہتر سے شہروں کی میں نے
سیر کی۔ لیکن قاہرہ جیسا کوئی شہر میں نے نہیں دیکھا جو ملک مصر کا پایہ تخت ہے۔

مشق نمبر ۷۲ (قرآن سے)

(۱) وہ کہیں گے کہ وہ [اصحاب کف] تین ہیں اور چوتھا ان کا گناہ اور یہ بھی
کہیں گے کہ [اصحاب کف] پانچ ہیں اور چھٹا ان کا گناہ (۲) جبکہ ہم نے بھی ان کی طرف
دو جو نمبروں کو تو انھوں نے [کافروں نے] ان کو جھٹلایا پھر ہم نے ان دو کی تائید
تیسرے [پیغامبر سے] کی۔ (۳) بڑی جماعت [ہوگی] پہلے لوگوں میں سے اور
تھوڑے ہوں گے پچھلے لوگوں میں سے۔ (۴) تمھارے لئے اس ترکے کا [چھوڑا]
ہوئے مال کا [آوصاحصہ ہے جو تمھاری بیبیوں نے چھوڑا ہے۔ بشرطیکہ ان کی
کوئی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہو تو تمھارے لئے اس مال کا چوتھا حصہ ہے
جو انھوں نے چھوڑا ہے (۵) اور ان [بیبیوں] کے لئے اس مال کا چوتھا حصہ ہے
جو تم نے چھوڑا ہے۔ (۶) اور اس کے [میت کے] ماں باپ کے لئے ان میں سے
ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اللہ تمھاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے
کہ [میراث میں سے] مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر [حصہ] ہے پھر اگر عورتیں
دو سے زیادہ ہوں تو ان سب کے لئے ترکے کی دو تہائیاں ہیں۔ (۸) پھر عورتوں
میں سے جو تمھیں پسند ہوں دو دو تین تین، چار چار سے نکاح کرو (۹) تم
ہم سے پاس لیکے لیکے آئے جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ (۱۰) کیا وہ

نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار مصیبت میں ڈالے جاتے ہیں پھر بھی عبرت
نہیں پکڑتے (۱۱) اسی [مٹی] سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹا
دیں گے اور [پھر] اسی میں سے دوسری مرتبہ نکال کھڑا کر دیں گے +
مشق نمبر ۳ ۷ (اردو سے عربی)

قد کُتِبَ بَيَانُ الاسماءِ الموصولةِ في الدرسِ الثاني والاربعين من
هذا الكتاب (۲) ان السورة الثانية من القرآن سورة البقرة (۳) سأتحدث
الى للدرسة بعد الساعة الرابعة (۴) قرأت بالامس الحكاية الاولى
والثانية والثالثة من كتاب ألف ليلة وليلة وقرأت اعد الحكاية
الرابعة والخامسة والسادسة (۵) خذ من هذا الثوب ثلثة ارباع
واخذ انا منه الربع (۶) قسّم ما ترك ابى من المال فوجدت اتمى
منه الثمن وانا وجدت السبعة اثمان [يا انا وجدنا الاثمان
السبعة الباقية] (۷) قد صعد العسكرتون على جدار القلعة فلما رأى
ومثني (۸) دخلنا للدرسة رُبَاعَ وخمسة وخرجنا مثني وثلث
(۹) سركبنا القطار من بمبائي في الساعة الاولى وبلغت ناسك في
الساعة الرابعة (۱۰) تبعد بلدة ناسك عن بمبائي نحو اربع ساعات
(۱۱) رأيت هذا البلد للمرة الاولى (۱۲) قرأت هذا الكتاب مراراً و
وجدته نافعاً جداً (۱۳) جئت اليوم الى بمبائي للتجارة للمرة العاشرة

۱۔ اسم علم مرکب ہو تو اس کے پہلے جز کو اگر اعرابی لفظ سے محفوظ رکھا جائے مثلاً ألف لیلة ایک کتاب کا
عربی تو کتاب ألف لیلة میں الف کا ضمیر محفوظ رہتا ہے ان عبد اللہ جیسے اسموں میں ضمیر ہوتا ہے۔
کتاب عبد اللہ کہہ سکتے ہیں۔

واقمناھمنا فی کل مرتبۃ سنۃ و بضعۃ اشھر (۱۲) حج جدی خمس مرات
وفی المزیۃ السادۃ توفی فی مکۃ [غفر اللہ لہ] (۱۵) کثر من بلد یتبرکناھا
لکن ما رأینا بلداً مثلاً بمبائی

مشق نمبر ۳۷ (عربی سے اردو)

(۱) ہمارے آقا اللہ کے رسول حضرت محمدؐ [اُن پر اللہ کا درود اور سلام ہو] عام الفیل میں بتاریخ ۱۲ ربیع الاول مطابق ۹ اگست ۵۹۷ء مقام مکہ (مکہ معظمہ) میں پیدا ہوئے اور آپؐ جب چالیس سال کو پہنچے اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت کے لئے اور اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کر لیا تو آپؐ نے تیرہ سال تک اپنی قوم کو اللہ کے دین کی طرف دعوت دی لیکن ان میں سے چند کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ بلکہ آپؐ کو ایذا پہنچائی اور آپؐ کے قتل کا ارادہ کر لیا تو آپؐ نے اللہ کے حکم سے ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، اسی تاریخ سے سنہ ہجری کی ابتدا ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی مدد فرمائی اور آپؐ نے تمام عرب کے کفر و ضلالت کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ اور ان کو دین اسلام کے ایک ہی دین میں پرو دیا۔ اور دس سال کے اندر اللہ کے کلمہ کو بلند کر دیا۔ [اللہ کا بول بالا کر دیا] پھر [اپنا کام کامیابی کے ساتھ ختم کرنے کے بعد] بروز دو شنبہ ۱۲ ربیع الاول ۶۳۲ء کو ٹھنڈی آنکھوں [بالکل اطمینان کے ساتھ] آنحضرتؐ نے وفات پائی، اللہ تعالیٰ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب پر اور اُن کے تمام پیروؤں پر رحمت نازل فرماتے۔ (۲) میں نے یکم ماہ

ذی القعدة الحرام ۲۶ھ کو حجاز کے لئے سامان سفر کی تیاری کی۔ اور اُس
 ماہ کی آخری تاریخ کو میں مکہ معظمہ پہنچ گیا، اور ذی الحجۃ الحرام کی نویں تاریخ
 کو حج ادا کیا اور تھوڑے دن وہاں ٹھہرا۔ پھر مسجد نبویؐ اور آنحضرتؐ کی
 قبر کی زیارت کے لئے یکم محرم الحرام ۳۶ھ کو مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ
 ہو گیا۔ (۳) ہمیں آپ کا گرامی نامہ روزِ دو شنبہ ۱۳ محرم الحرام ۳۶ھ مطابق
 ۱۰ جنوری ۱۹۲۲ء کا لکھا ہوا موصول ہوا۔ اور وہ ہمارے پاس اس خط کا جواب
 ہے جو روزِ شنبہ ۳۰ ذی الحجۃ الحرام ۳۶ھ کو ہم نے آپ کی طرف بھیجا تھا
 (۴) عمرو بن العاص متوفی ۴۳ھ وہ شخص ہے جس نے ۲۵ھ میں خلافتِ عمر
 فاروقؓ کے عہد میں مصر فتح کیا تھا [اللہ اُن دونوں سے راضی ہو] (۵) حسن
 بن علی نصفِ رمضان ۳۵ھ میں پیدا ہوئے اور جتنے اقوال آپ کی
 ولادت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ ان سب میں زیادہ صحیح یہی قول ہے۔
 (۶) خلیفہ دوم عمر ابن خطاب [رضی اللہ عنہ] پہلے خلیفہ ہیں جو امیر المؤمنین
 [مسلمانوں کا سردار] کے لقب سے پکالے گئے، جس روز وہ مسلمان ہوئے
 اس روز سے اسلام کو غلبہ ہوا۔ اسی لئے انھیں فاروقی کا لقب دیا گیا،
 وہ بڑے عالم، فقیہ اور پرہیزگار تھے۔ عدل، عقل، تدبیر، مالک اور حسن
 سیاست میں کوئی شخص اُن کے درجے کو نہیں پہنچا۔ ابن مسعودؓ کا قول ہے
 "میں عمرؓ کو سمجھتا ہوں کہ وہ علم کا پورا حصہ لے گئے ہیں۔" انھوں نے تمام
 دنیا کو امن اور انصاف سے بھر دیا۔ بدھ کے دن ۲۶ ذی الحجۃ ۲۳ھ کو ابو لؤلؤہ
 مجوسی نے مدینہ میں انھیں خنجر مار دیا اور یکم محرم ۲۵ھ کو وفات پائی۔

اور نبی صلعم کی قبر کے پہلو میں دفن کیے گئے۔ (۷) میرے والد نے [اللہ
اُن پر رحمت فرماتے] حج کے بعد ۱۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۰۵ھ مکہ مکرمہ میں
وفات پائی۔ جبکہ میری عمر قریباً دس سال کی تھی۔ (۸) میرا بڑا لڑکا محمد
جمعہ کی صبح ۹ رمضان موافق ۱۲ اگست ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا۔ (۹) فصل ربیع
کا آغاز ۱۲ ربیع سے اور موسم گرما کا ۲۱ جون سے اور فصل خریف کا
۱۲ ستمبر سے اور موسم سرما کا ۱۲ دسمبر سے ہوتا ہے۔ (۱۰) ہمیں لندن
کے اخباروں نے خبر دی کہ اس عالمگیر جنگ میں ستمبر ۱۹۳۹ء سے ستمبر
۱۹۴۲ء تک صرف انگلستان میں بموں سے چالیس لاکھ سے زیادہ مکاناں
منہدم ہو گئے۔ لیکن روس، بلجیم، فرانس، اٹلی، پولینڈ، یونان، آسٹریا
جرمنی اور اُن کے ماسوا ترقی یافتہ یورپی ممالک میں [جو مکانات گرے
ہوں گے] تو ان کی نہ حد ہے نہ شمار ہے ہوشیار طالب علم اس پر سے
لاکھوں فوجی اور غیسہ فوجی نفوس کی تباہی کو قیاس کر لے [یہ اللہ کا
غضب ہے] تو ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اُس کے غضب سے
(۱۱) شادی کے دعوتی رقعہ کا خاکہ :

اللہ کی تعریف اس کی نعمتوں پر اور اس پاک ذات پر توکل کرتے ہوئے
ہم نے اپنے لڑکے، شہید کی شادی آنسہ [میں] جمیلہ بنت خواجہ عبد اللہ
دہلوی کے ساتھ قرار دی ہے بمقام جُنتِہ الحفلات [جلسوں کا] محمد علی
رود بعد عصر جمعہ کے دن چودہویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ میں واقع ہوا
ہم تمہید کرتے ہیں کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہمیں اور مجلس کو مشرف

فرمائیں گے۔ [دعا ہے کہ] آپ ہمیشہ سرور کا منہ ہر روز خوشی کی رونق بنے رہیں۔
الدّاعی، آپ کا غلص فلاں

مشق نمبر ۷۵ (اردو سے عربی)

(۱) کُتِبَتْ اِلَى حَضْرَتِ تَحْمِیْمٍ كِتَابًا فِي الْيَوْمِ الْعِشْرِينَ مِنَ الْحَذَرِ الْحَرَامِ سَنَةِ ١٣٦٣
اَرْحَوَانُ يَكُونُ وَصَلُ الْيَوْمِ (۲) وَصَلُ الْيَوْمِ كِتَابًا بِكُمْ الْعَزِيزِ الْمَوْتَرِخِ يَوْمِ الْاَحَدِ
الثَّالِثِ مِنْ صَفْرِ الْمَظْفَرِ ١٣٦٣ الْمَوَافِقِ الثَّلَاثِينَ مِنْ يَنَاثْرِ سَنَةِ ١٣٦٣ مَصْنُفُ
تَقْسِيرِ تَبْيِیْرِ الرَّهْمَنِ هُوَ الشِّمْعُ خَدِیْمٌ عَلَی الْفَقِیْهِ الْمَهَاسِنِ الْمَتَوَفَّى شَامَنْ
جُمَادَى الْاُخْرَى سَنَةِ ١٣٦٣ (۴) دَخَلَ اخِي الْكَبِیْرُ فِی عَسَاكِرِ الْهِنْدِ عَاشَرَ
يَنَاثْرِ سَنَةِ ١٣٦٣ وَأُرْسِلَ اِلَى مُحَارِبَةِ اَفْرِیْقِیَّةٍ فَلَمَّا فُتِحَ الْوُكُلُ اِفْرِیْقِیَّةٍ
جَمَعَ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ خَامِسَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ یُونِیُسَ سَنَةِ ١٣٦٣ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
(۵) سَأَحْضُرُ فِی خِدْمَتِكُمْ اِنْشَاءً اَللّٰهُ فِی غُرَةِ الشَّهْرِ الْاَتِیِّ +

دَعْوَةُ عَقْدِ الزَّوَاجِ

(۶) نُبَشِّرُكُمْ بِفَضْلِ اَللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّهُ قَدْ تَقَرَّرَ زَوَاجُ اخِيْنَا الصَّغِيرِ
جَلِيلٍ مَعَ الْاُنْسَةِ نَرْهَلُكُمْ بِمِثْلِ السَّيْدِ بِدَرَانِ الْمَدَقِ وَيَنْعَقِدُ عَقْدُ
الزَّوَاجِ فِي التَّارِیْخِ الْحَادِی وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْعَظَمِ سَنَةِ ١٣٦٥
فِی بَیْتِی عَمَدُ بَاغِ بَشَارِعِ مُحَمَّدٍ عَلِی - نَرْحَوَانُ نَمْلُکُوا مَسْرَةً - بِوُجُودِکُمْ
وَالسَّلَامَ +

الدّاعی مخلصکم۔ خلیل

ایک خط باب کی طرف سے بیٹے کو اے نبیؐ کے در پر چال چلن نمبروں کی کتاب

پیائے بیٹے! تجھ پر اللہ کا سلام اور رحمت اور اس کی برکتیں۔

میرے پاس [تمہارے] مدرسہ کے صدر مدرس [یا پرنسپل] کی طرف گزشتہ

تین تین ہفتوں کی تعلیم کی رپورٹ آئی ہے۔ جو ان نمبروں پر مشتمل ہے جس کے [مذکورہ]

مدت میں [تم مستحق ہوتے ہو۔ تو میں نے دیکھا۔ تمہارے تعلیمی کاموں کے نمبر تو

اچھے اور پسندیدہ ہیں۔ لیکن تمہارے حسن سلوک [چال چلن] کے نمبر کم اور نکمے ہیں۔

کیونکہ وہ صرف یہ ہیں۔ اور کھلی بات ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا میری نظر

میں پسندیدہ ہونا باطل بعید ہے۔ کیونکہ جو علوم تم سیکھ رہے ہو اگرچہ ضروری ہیں۔

لیکن تہذیب [اخلاق کی درست] کے مقابلہ میں بیچ ہیں۔ [بے قدر ہیں] میں نے

قدرت کی آزمائش اور دراز تجربے کے بعد معلوم کر لیا ہے کہ تعلیم میں کوئی فائدہ

نہیں جب تک کہ تہذیب سے ملی ہوئی نہ ہو اس لئے کہ انسان انسان ہی نہیں سمجھا

جاتا ہے جاتیکہ مسلمان سمجھا جائے۔ مگر اسی وقت جبکہ اس کے اخلاق اچھے ہوں

اور اس کے اوصاف کامل ہوں۔ سخت افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانے میں تہذیب

اخلاق کو اکثر مدارس میں درگزر کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اے پیارے بیٹے

میں نے تمہیں [اور کسی مدرسہ میں] نہیں بھیجا مگر اسی مدرسہ میں جو اچھی تعلیم

اور اصلاح آداب و تہذیب میں نام پا چکا ہے تاکہ تم اپنے نفس کی اصلاح کر لو۔

اور اپنے اخلاق کو تہذیب [درست] کر لو۔ اور اگر تم مجھے خوش کرنا اور غصے کے

آئندہ کو دور کرنا چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ اچھے چال چلن میں تم ہمیشہ اول درجے کے

نمبر پاتے رہو۔ کیونکہ یہ چیز مجھے علم سے زیادہ اہم معلوم ہوتی ہے، والسلام۔

تھارا باب عقید اللہ

مشق نمبر ۶ (عربی سے اردو)

(۱) سعید کیا تھا؟ پاس گھڑی ہے؟
(۲) ابھی کتنے بجے ہیں؟
(۳) تم کتنے بجے گھر سے نکلے تھے؟
(۴) تم گھنٹہ اور منٹ کیسے پہچانتے ہو؟
جی ہاں جناب! میرے پاس گھڑی ہے۔
میری گھڑی میں پانچ بجکر بیس منٹ ہیں۔
میں اپنے پانچ بجے نکلا تھا۔
گھنٹہ چھوٹی سوئی سے اور منٹ بڑی
سوئی سے پہچانتا ہوں۔

(۵) اچھا تمہاری گھڑی میں سیکنڈ کی سوئی ہے؟
(۶) کیا تم جانتے ہو کتنے سیکنڈ کا منٹ ہوتا ہے؟
(۷) کتنے منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں؟
(۸) کتنے گھنٹوں رات دن بنتے ہیں؟
(ایک رات اور دن کے کتنے گھنٹے ہوتے ہیں؟)
(۹) کیا رات اور دن ہمیشہ برابر ہوتے
ہیں؟
ہاں جناب! اس میں سیکنڈ کی سوئی ہے۔
ساتھ سیکنڈ کا ایک منٹ ہوتا ہے۔
ساتھ منٹ ایک گھنٹہ بناتے ہیں۔
چوبیس گھنٹے رات اور دن بناتے ہیں۔
[ایک رات اور دن چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے]
ہرگز نہیں ایسا نہیں ہوتا بلکہ گرمیوں میں
دن [رات کی نسبت] زیادہ بڑا ہوتا ہے
اور سردی کے موسم میں رات [دن کی
نسبت] زیادہ دراز ہوتی ہے۔

(۱۰) بہت خوب! اچھا بیٹا اب دیکھو
کیا بج رہا ہے؟
جناب! اب پانچ بجکر بیس منٹ
ہوتے ہیں۔

(۱۱) بہت اچھا! کیا تمہیں یاد ہے تمہاری
جی ہاں! میری عمر آج چودہ سال چھ

عمر کے سال کی ہے؛
(۱۲) کیا تمہارا بڑا بھائی سینِ رشد کو
[سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچ گیا ہے؟
(۱۳) اور تمہاری چھوٹی بہن کی عمر
کے سال کی ہے؟
(۱۴) کیا تمہارے چچا حسن پاشا کی صاحبزادی
کی عمر دس سال کو پہنچ گئی؟
(۱۵) شاباش! خوب کہا۔ اللہ تم میں
برکت دے۔

پینے اور چند دتوں کی ہے۔
جی ہاں! اشارہ اللہ وہ آج میسویں سال
میں ہے۔
جناب! وہ آئندہ ماہ نو سال کی
ہو جائے گی۔
میرا خیال ہے کہ دس سال کی نہیں ہوئی
وہ اب تک نویں سال میں ہے۔
آپ بھی میرے شفیق اُستادِ تعریف
کے لائق ہیں! اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض
ہمیشہ جاری رکھے۔
آمین! اللہ تعالیٰ آپ کی اُمید کو
حقیقت بنائے [واقع میں ایسا ہی
کر دے] اور مجھے اسلام اور مسلمانوں
کا خادم بنائے۔

(۱۶) سعید! اس چھوٹے پن میں تیری
سمجھ بوجھ سے میں بہت خوش ہوا۔
اُمید ہے کہ جب تو جوان ہوگا تو قوم کے
لئے بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔

مشق نمبر ۷

(۱) ہم صبح سویرے فجر کی نماز پڑھنے، ناشتہ کرنے اور چلتے پینے کے بعد بھیجے کے
ہوائی اڈے سے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہوئے۔ طیارہ سات بجکر دس منٹ
پر اڑا اور اڑتا ہی رہا۔ جسے کہ ٹھیک بارہ بجے دہلی کے ہوائی اڈے پر
پہنچ گیا۔ ہم ہوائی جہاز سے اترے۔ اور سوا گھنٹہ میں ضروری کاموں سے فارغ

ہو گئے۔ پھر ہم نے کھانا کھایا اور آرام کے لئے کچھ لیٹ گئے۔ اس کے بعد ظہر
 و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھ لیں۔ پھر اسی ہوائی جہاز میں ساٹھ تین بجے دہلی
 سے لوٹے، تو ساٹھ آٹھ بجے اپنے گھر پہنچ گئے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں
 اکٹھی پڑھ لیں۔ پھر کھانا کھایا اور کچھ ٹہلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں اپنی خواجگاہ
 [سوتے کے کمرے] میں لوٹ آئے [اور سو گئے]۔ پس تمام اوصافِ طہ سے آراستہ
 اور تمام نقائص سے پاک وہ ذات ہے جس نے دریا، بجلی اور ہواؤں کو ہمارا تابعدار
 بنالیا ہے اور ہمیشہ صبح شام ہم پر اپنی نعمتیں برساتا رہتا ہے۔ (۲) طلوع آفتاب
 ۱۲ ستمبر کو پانچ بجکر ۵ منٹ پر ہوتا ہے اور غروب چھ بجکر ۵۶ منٹ پر (۳) آج
 سورج ساٹھ بجے نکلا اور سات بجکر ۴۴ منٹ پر ڈوب گیا (۴) میرے پاس
 ایک نوجوان تھا جس کی عمر سترہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ (۵) میرے بڑے بھائی کی
 عمر پچیس سال اور گیارہ مہینے کی ہے اور ماہ رمضان کے وسط میں وہ چھبیس سال کا
 ہوا تھا (۶) یہ لڑکا دس سال کا ہے اور اس کی وہ بڑی بہن پچیس سال کی ہے۔
 (۷) اسکی دادی نے [اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے] سال گزشتہ کے آخری ایام میں
 وفات پائی جبکہ اس کی عمر کچھ اوپر ایک سو سال کی تھی۔ (۸) میرے دادا پوری ایک
 صدی تک زندہ رہے اور [ابھی] پچھلے سال ماہ رجب میں وفات پائی جبکہ
 ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی [اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے] (۹) قائد اعظم
 محمد علی جناحؒ پر سولہ دہلی تشریف لائے تاکہ مجلس شوریٰ [اسمبلی] میں شامل
 ہوں اس وقت مسلمانوں نے ان کا بڑا شاندار استقبال کیا۔ (۱۰) ہم انشاء اللہ
 قیالے کل یا پرسوں بمبئی سے روانہ ہو جائیں گے

کتاب

2

۲

مشق نمبر ۷۸ (اردو سے عربی)

- | | |
|---|---|
| <p>انا ذاهب الى المدرسة
نعم عندي ساعة
الساعة عندي عشر وسبع
يا اخي! تفهم المدرسة ساعة عشر ونصف
تفلق المدرسة ساعة اثنتي عشرة
ولمربعين دقيقة
خروجت ساعة عشر الاربعاء
نعم استون دقيقة تساوي ساعة
انا اعرف الدقيقة بالعقرب الكبيرة
والساعة بالصغيرة
نتعشى بعد المغرب ساعة ثمان
انا انا بعد العشاء ساعة تسع ونصف
هو ذهاب الى حيدر اباد ويرجع
انشاء الله غدا او بعد الغد
نعم! اعلم عمري عشر سنين
وثلاثة اشهر</p> | <p>(۱) تعال يا حميد الى اين ذاهب انت؟
(۲) هل عندك ساعة؟
(۳) كم الساعة الآن؟
(۴) بأي ساعة تفهم المدرسة؟
(۵) ومنه تفلق؟
(۶) في اي ساعة خرجت من البيت؟
(۷) هل تعلم كم دقيقة تساوي ساعة؟
(۸) كيف تعرف في الساعة ساعة
ودقيقة؟
(۹) بأي الساعة تأكلون العشاء؟
[يا تتعشون؟]
(۱۰) ومنه تنام؟
(۱۱) اين ذهاب ابوك قبل امس
ومنه يرجع؟
(۱۲) هل تعلم كم سنة عمرك؟</p> |
|---|---|

(۱۳) وکم سنمکھو اخیلک لتصغیر؛

(۱۴) احسنت: اولادولدا عاقلان۔

هو اليوم ابن ثمان سنوات ستنه اشهر

امین حق الله ظنك . لان

استاذنك یاستیدی۔

وانتم فی حفظہ۔

(۱۵) طیب، فی امان الله۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے باپ کی خدمت میں طلبِ معذرت کی متعلق

میرے والد محترم۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عز و احترام کا فرض ادا کرنے کے بعد عرض کرتا ہوں کہ آپ کا گرامی نامہ جو تاریخ چار شنبہ ۱۲ ماہ شعبان ۱۳۶۲ء کا لکھا ہوا ہے مجھے اچانک ملا اور جو ہنی اسے میں نے چاک کیا اسکی تہوں میں سے غائب کی بو آنے لگی۔ آخر امید و بیم کے درمیان میں نے اسے پڑھنا شروع کیا۔ تو معلوم ایسا ہو رہا ہے گویا اس کی عبارت کی درزوں میں سے غصے کی بجلی چمک رہی ہے۔ تو اس خوفناک منظر نے مجھے دہلایا اور شرم سے میرے آنسو بہنے لگے۔ اس لئے نہیں کہ میں نے اپنے کسی تعلیمی فرض میں بے پروائی کی ہے بلکہ اس لئے کہ میں نے اپنے شفیق باپ کو ناراض کر دیا اور اس لئے میں لگا اپنے نفس کو ملامت کرنے کیونکہ اسی نفس نے مجھے آپ کے سامنے شرمندگی کی چادر اڑھائی ہے [اسی کے باعث میں شرمندہ ہوا ہوں]۔ لیکن حضور مجھے اُمید ہے کہ میری اس لغزش سے درگزر فرمائیں گے کیونکہ میری اس شدتِ علمت کو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اور یہ میں ہوں آنجناب کی دعائے خیر کا طالب۔

اور میں اللہ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اس کے فضل و کرم سے میری طرف سے آئندہ

وہی باتیں دیکھیں گے جو آپ کو خوش کرنے والی ہوں گی۔
آپ کا خادم میا عبد الرحمن

مشق نمبر ۷۹

ایک بڑے عالم شخص نے مدرسہ عالیہ [دہلی اسکول] ملاحظہ کیا جن کے ساتھ ان کا لڑکا دو آدمی اور دو خواتین بھی تھیں۔ اور ایک چھوٹی لڑکی بھی تھی جس کا نام عزیزہ تھا۔ مدرسہ کے میڈیٹر صاحب نے ان کا شاندار استقبال کیا اور بہت عزت و توقیر سے پیش آئے۔ پھر میڈیٹر صاحب ان کے ساتھ پھرتے رہے اور مدرسہ کا ایک ایک کمرہ انھیں دکھایا۔ جب انھوں نے مدرسہ کے تمام معاملات کو نظر غور سے ملاحظہ کیا تو ان کے دل مطمئن ہو گئے اور بہت ہی خوش ہوئے۔ اور حسن انتظام کو بہت ہی پسند فرمایا۔ مدرسہ کے باہر نکلنے سے ذرا پیشتر ان میں سے ایک خاتون نے طلبہ کے سامنے ایک تقریر کی، کہا: اے عزیز طالب علمو! طلب علم میں کوشش کرو۔ کیونکہ امتحان میں کامیاب وہی ہوتا ہے جس نے پہلے سے محنت کر لی ہے۔ عزیزو! اللہ تمھیں سعادت مندی عطا فرمائے یا درکھو خوش نصیبی نہیں ملتی مگر اساتذہ کی فرمانبرداری اور دینی و عقلی علوم میں ترقی کرنے سے اور تمھیں اپنے نفسوں کو نیک خصلتوں سے آراستہ کرنا اور بد خصلتوں سے پاک کرنا بہت ضروری ہے۔ اور اپنے والدین کی عزت کرو اور اپنے بھائی بہنوں سے محبت کرو۔ نہ کسی سے بغض رکھو نہ حسد کرو نہ کسی کو حقارت کے نام سے پکارو۔ خدا پر ایمان لانے کے بعد گالی گلوچ کا نام [زبان پر لانا] بہت ہی نازیبا ہے۔ سلام ہو

ان لوگوں پر جو قرآن کی پیروی کرتے ہیں ۶

سوالات نمبر ۱۸ کے مختصر جوابات

- (۱) عربی میں حرف استی کے قریب ہیں۔
- (۲) حروف عالمہ کی قسمیں سات ہیں (دیکھو سبق ۲۹) اور غیر عالمہ کی تیرہ ہیں۔
- (۳) حروف جاذہ سترہ ہیں (دیکھو سبق ۲۹ - الف)۔
- (۴) اسم کو نصب دینے والے حروف مشبہ بالفعل (۶) اور حروف نفی (ما اور لا) ہیں اور فعل کو نصب دینے والے چار حروف ہیں (دیکھو سبق ۲۹ - ب، ج اور د)۔
- (۵) واو، ثخر اور ف حروف عالمہ غیر عالمہ ہیں (دیکھو سبق ۵۰ - ا)۔
- (۶) واو کی چھ قسمیں ہیں تفصیل کے لئے دیکھو سبق (۵۱ - ۷)۔
- (۷) فعل کو جزم دینے والے حروف مانج ہیں، ا، ن، م، لہما، لام اور لاشے بھی۔
- (۸) اِن چار قسم کا ہوتا ہے (دیکھو ہر ایک کی تفصیل اور مثالیں سبق ۵۱ - ا میں)۔
- (۹) اُن بھی چار قسم کا ہوتا ہے (دیکھو سبق ۵۱ - ۲)۔
- (۱۰) ما سات قسم کا ہوتا ہے (دیکھو تفصیل سبق ۵۱ - ۳ میں)۔
- (۱۱) ما اور لا کی کئی قسمیں ہیں، بعض عالمہ اور بعض غیر عالمہ (دیکھو سبق ۵۱ - ۳ اور ۴)۔
- (۱۲) واو اور حق بھی کبھی عالمہ کبھی غیر عالمہ ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۵۱ - ۷ اور ۸)۔
- (۸) ان کے علاوہ ایک ما مشرلیہ ہوتا ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اس کا بیان سبق ۵۶ میں ہوگا۔

(۱۳) قسم (اں) سے سوال کے اثبات و نفی میں فرق نہیں آتا۔ مگر پہلی اس وقت کہا جاتا ہے

- جب سوال کی نفی کو اثبات سے بدل دینا ہو (دیکھو سبق ۵۰ - ۳)۔
 (۱۳) حروف التالیف کے ساتھ ہیں (دیکھو تفصیل سبق ۵۰ - ۱۳ میں)۔
 (۱۴) نہ لکھا ہوئی حالت میں بھی حروف التالیف کا مل باقی رہتا ہے (دیکھو سبق ۵۰ - ۱۳ میں)۔
 (۱۵) آل کی تین قسمیں ہیں (دیکھو سبق ۵۲ - ۱)۔
 (۱۶) لام تعریف چار معنوں میں آتا ہے (دیکھو سبق ۵۲ - ۳)۔
 (۱۷) تاء مبسوطہ اکثر فعل کے ساتھ ضمیر متصل واقع ہوتی ہے۔ کبھی صرف تانیث کے لئے آتی ہے۔ تاء مربوطہ کی چھ قسمیں ہیں۔ زیلہ ترملا مت تانیث یا علامۃ وحدت واقع ہوتی ہے؛ صالحۃ، تمہیۃ (دیکھو سبق ۵۲ - ۷)۔

مشق نمبر ۸۱

عید کی مبارکبادی کا ایک خط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت والدہ مکرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[اشعار کے معنی] برکتوں والی عیدِ فطر کے موقع پر آپ کی جناب میں سلام [و آداب] کے ساتھ مبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں [و دعا کرتا ہوں] ایسی عید ہر سال پوزنی عزت اور اقبال کے ساتھ آپ کی خدمت میں آیا کرے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ اگر میں حسان سے اسکی فصاحت عاریت لے لوں اور بیدیع الثمان سے اسکی بلاغت لے لوں پھر بھی میرے دل میں جو اشتیاقِ عظیم اور احترام کے جذبات موجزن ہیں انھیں نہیں بیان کر سکوں گا کیوں نہ ہو جبکہ بلاغت کی زبان آپ کے ان احسانات

کی تفصیل سے ماہر ہے جن احسانات کے ڈولوں نے مجھے ڈوبور کھلے۔ اور میدانِ کرم میں جن کی دُور بہت دور تک رہی ہے [بہت لگے بڑھے ہوئے ہیں]۔

میرے آقا! عجز اور تقصیر کے اعتراف کے ساتھ عید مبارک کی آمد پر آنجناب کی خدمتِ عالی میں مبارکبادی کا عریضہ پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو بہت سی خوشیوں اور راحت و آرام کی حالت میں بار بار آپ کو دکھائے۔

کاش (کیا اچھا ہوتا) اگر میں مکان میں آپ کی نظروں کے سامنے ہوتا اور اپنے والدین، بزرگوار کے اُن ہاتھوں کو چومتا جن کے زیر سایہ میں نے پرورش پائی او حاصل کیا جو کچھ حاصل کیا۔ کیا ہی اچھی عید ہے وہ جس میں والدین کی زیارت سے اور بھائیوں اور بہنوں کے خساروں کو بوسہ دینے سے خوشیاں دوچند ہوتی ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ملاقات کے دنوں کو قریب کرے گا اور بہت جلد ہماری امید پوری کرے گا۔

یہ ہے گزارشِ نیرِ سلام اور مبارکباد کا تحفہ میری ہریان والہ ماجد کی خدمت میں اور بھائیوں اور بہنوں اور میرے محترم چچاؤں کی خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس دُور افتادہ بندے کے لئے آپ کو اور سب کو عرصہ دراز تک باقی رکھے۔ آپ کا خادم عبدُ اشکور

مشق نمبر ۸۲

(۱) اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک کر دوں
(۲) سستی مت کرتا کہ اپنی مراد میں تو ناکام نہ ہو (۳) کیا تو اپنے اوقات ضائع کر رہا ہے تو تو خسارہ پلنے والوں میں سے ہو جائے گا (۴) روزہ رکھ یہاں تک کہ مسجِد

غائب ہو جائے (۵) لگا تار عننت کرتا ہے تاکہ تو اپنے مستقبل میں مرتبہ اور اعتماد حاصل کر لے، کیونکہ کاہلی کسی کو کامیابی دینے والی نہیں ہے (۶) نہ میں وعدہ خلافی کرنے والا تھا نہ تو عہد کو توڑنے والا تھا۔ (۸) تجارت کرتا کہ نفع حاصل کرے (۹) سخاوت کرو تاکہ سرداری حاصل کرو (۱۰) فضل کے تغیرات کے آڑے نہ آؤ [ورنہ] بیمار ہو جاؤ گے (۱۱) تم کب روانہ ہو گے کہ میں بھی تمھارے ساتھ روانہ ہو جاؤں (۱۲) اگر تو علم کیوں نہیں حاصل کرتا کہ تیری عقل درست ہو جائے (۱۳) میرے دوست نے کہا کہ میں رات کو کمزور روشنی میں پڑھتا ہوں، تو میں نے کہا تب تو تو اپنی آنکھوں کو ایذا پہنچائے گا اس لئے جہاں تک ممکن ہو رات میں مطالعہ کرنے سے بچتا رہنا کہ تیری بینائی کمزور نہ ہو جائے (۱۴) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس [خدا] کی جس کے قبضے میں محمد کی [میری] جان ہے تم [کال] راہنما رہ نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت [نہ] کرتے لگو۔ (۱۵) کاش کہ سارے میرے قریب آجاتے تو میں [تیری تعریف کے لئے] انھیں منظم کر لیتا [پر ولیستا]۔

(۱۶) شعراء میں مشکلات کو آسانی سمجھتا ہوں گا [جھیلنا ہوں گا] یہاں تک کہ اپنی مرادیں حاصل کر لوں۔ کیونکہ آنسو میں مسخر نہیں ہوتیں [حاصل نہیں ہوتیں] مگر صبر و برداشت کرنے والے کے لئے ۴

قرآن سے

(۱) تم ہرگز خیر و برکت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ ان چیزوں سے [اللہ کی راہ میں]

خرچ نہ کرو گئے جو تمہیں بہت عزیز ہیں۔ (۲) تاکہ ہم تیری تسبیح خوب کریں اور تیری یاد بھی بہت کریں (۳) اس لئے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جائے اس پر افسوس نہ کرو اور جو کچھ تمہیں وہ بخش دے اس پر [حد سے زیادہ] خوش نہ ہو آکر و [اتر لے نہ لگو] (۴) کھاؤ پیو یہاں تک کہ فجر کی سفید دھاری [رات کی] سیاہ دھاری سے علحدہ نظر آئے لگے (۵) اور خواہش کی پیروی نہ کر کہ وہ تجھے اللہ کے [سیدھے] راستے سے بھٹکا دے (۶) کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے [اللہ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرے] تاکہ اللہ تعالیٰ اسے کئی گنے زیادہ اس کا معاوضہ دے ؟

مشق نمبر ۸۳ (اردو سے عربی)

(۱) رَبَّنَا اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّعْصِيْكَ (۲) لَا تُضَيِّعُوْا اَوْقاَتَكُمْ لَشَاۗءٍ يَّغْثِبُوْا فِيْ مَرَادِكُمْ (۳) هَلْ تَكَاَسَلُ فَيَاۡدٍ تَبْتَغِيْ جَاهِلًا (۴) اِجْتَهِدْ حَتّٰى تَنَالَ مَا تُرِيْدُ [حَتّٰى تَنَالُ مَرَادَكَ] (۵) تَاجِرُوْا فَتَرَبَّحُوْا (۶) لِيَجْتَهِدَنّٰ لَا يَسْتَغْلِلُوْا الْوَطْنَ اَوْ يُنْذِرَكَ الْمُنّٰى (۷) مَا كَانَ لِیَزِيْجَ التَّاجِرَ الْكَسْلَانَ وَلَوْ یَكُنْ لِیَغْیِرَ التَّاجِرُ الْمَجْدُ (۸) اِتَّحِدُوا لِیَسْتَقِلُّوْا (۹) بِاَلِیَّتِنِ كُنْتَ شَابًا فَقُمْتُ فِيْ صَفِّ الْمُجَاهِدِیْنَ (۱۰) اِنْ تَبَجُّوْا مِنْ سَلْطَةِ اَهْلِ اُورْتَا حَتّٰى تَتَعَلَّمُوْا مِثْلَهُمْ عَلُوْمًا وَفَنُوْنًا جَدِیْدًا وَتُوْثِرُوْا الْقَوْمَ كُمْ (۱۱) لَوْ لَا تَتَفَكَّرُوْا فِي الْقُرْاٰنِ كَیْ یَقُمَّ عَلَیْكُمْ بِاَبْ الْهَدٰیۃِ (۱۲) اِدْتَشِعُوا

الہوی حق ۛ یضالک عن سبیل اللہ.

مشق نمبر ۸۵ (عربی سے اردو)

(۱) جو [اوروں پر] رحم نہیں کرتا اس پر [کسی کی طرف سے] رحم نہیں کیا جائے گا
 [یہ حدیث شریف ہے] (۲) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں
 کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [مسلمانوں میں سے] نہیں [یہ بھی حدیث ہے]
 (۳) جو اپنے ہمان کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے [یہ بھی آنحضرتؐ کا
 فرمودہ ہے] (۴) جب کبھی تیرے اخلاق اچھے ہوں گے تجھ سے محبت کرنے
 والے بہت ہو جائیں گے۔ (۵) جہاں کہیں آفتاب کی روشنی داخل ہوتی ہے
 وہاں طیبک داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے [وہاں بیماری بہت کم آتی ہے] (۶) ہمارے
 اولاد والو! کوشش کرو اس میں کہ تم اپنے بچوں کے لئے اچھے رہنما بن سکو کیونکہ
 تم جیسے ہو گے [ویسے ہی] تمھارے بچے ہوں گے۔ (۷) زمین والوں پر رحم کرو
 آسمان والا تم پر رحم کرے گا [حدیث شریف ہے] (۸) میرے ساتھیوں! تم دونوں
 ذرا ٹھیر جاؤ کہ ہم ایک محبوب اور ایک منزل کی یاد میں کچھ آنسو بہالیں۔

اشعار

(۹) جو شخص بہترے [ناموافق] معاملات میں [اپنے ساتھیوں کے ساتھ] منقہ
 نہ کرے گا وہ دانتوں سے کاٹا جائیگا اور گھروں سے رونداجائے گا [یعنی دنیا میں
 باوجود اختلاف رائے کے لوگوں کے ساتھ منافقت نہ کی جائے تو تکلیفیں اٹھانی

پڑتی ہیں] (۱۰) اور جو فریب خوردہ [اجاق] ہے وہی دشمن کو اپنا دوست سمجھنے لگتا ہے۔ اور جو خود اپنی عزت نہ کرے اس کی عزت (کہیں بھی) نہیں کی جاتی (۱۱) آدمی کے پاس [آدمی میں] کوئی سی [بھلی یا بُری] خصلت ہوگی وہ [ضرور] ظاہر ہو کر رہے گی۔ اگرچہ وہ خیال کرے کہ وہ بات لوگوں سے پوشیدہ ہے (۱۲) فریبست کا اثر مندہ ہونا پڑے گا نہ کسی سے حد کر [ورنہ] ذلیل ہو جائے گا، اور کسی کو حقیر نہ سمجھ [نہیں تو] خود حقیر سمجھا جائے گا (۱۳) اور [ہر بات میں] مشورہ بہت لیا کر، کیونکہ اگر تو نے کام ٹھیک کیا تو تجھے تیری تعریف کرنے والے ملیں گے اور اگر [مشورے کے بعد] تو نے کام میں خطا کی تو تجھے کوئی ملامت نہیں کرے گا :

مشق نمبر ۸۶ (من القرآن)

(۱) تو انہیں چاہیے کہ ہمیں کم اور روئیں زیادہ (۲) دیہاتیوں نے [آپ سے] کہا ہم دل سے ایمان لے آئے، انہیں کہہ دو کہ تم [اب تک دل سے] ایمان نہیں لاتے، ہاں یہ کہو کہ ہم نے فرمانبرداری اختیار کر لی [حقیقت یہ ہے کہ] اب تک صبح طور پر ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوئے (۳) [اے پیغمبر!] انہیں کہہ دو کہ خواہ وہ ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے خواہ چھپا رکھو، اللہ تعالیٰ تو تم سے اس کا حساب لے گا۔ (۴) جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ضرور کامیاب ہو گیا۔ (۵) انہوں نے [موسیٰ سے] کہا جب بھی تم ہمارے پاس کوئی نشان [معجزہ] لاؤ گے کہ اس سے سحر کر دو ہم تو [کبھی بھی] ایمان لانے والے نہیں (۶) اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی باتیں کہا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ٹھیک کر دے گا۔

۱۷) اگر تمہیں بھلائی حاصل ہوتی ہے تو انہیں [کافروں کو] بُری لگتی ہے اور جب تمہیں کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں +

مشق نمبر ۸۷

(۱) خلفائے راشدین [رسول اللہ کے راستہ پر چلنے والے] چار ہیں۔ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ (اللہ تعالیٰ ان سب کے راضی رہے) (۲) بنی امیہ کے خلفاء پر جو دہ ہوسے ہیں۔ ان میں سے پہلے [خليفة] معاویہ بن ابی سفیان ہیں اور ان کا آخری [خليفة] مروان بن محمد ہے۔ ان کی [بنو امیہ کی] خلافت کی مدت بائیس سال ہے (۳) ہرات خراسان میں ایک بڑا شہر ہے جو عثمان بن عفان کے زلزلے میں فتح کیا گیا۔ (۴) قوس قزح ایک بڑی کمان ہے جو بارش کے موسم میں آسمان میں ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات رنگوں [یعنی سرخ، نارنجی، زرد، آدھے نیلے، بنفشی اور سبز رنگوں سے بنتی ہے۔

قرآن سے

(۵) [جب تیم لڑکیوں کی پرورش اور حفاظت کا ٹھیک انتظام نہ ہو تو بہتر ہے کہ جو کچھ تمہیں مناسب معلوم ہوں دو دو تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو اور ان کے ساتھ انصاف کا سلوک رکھو] (۶) ہم نے ابراہیم کو اسحاق [بیٹا] اور یعقوب [پوتا] دیا اور ان میں سے ہر ایک کو سیدے راستے پر چلایا اور نوح کو پہلے ہی ہمت دیدی تھی اور اس کی اولاد میں سے سلیمان کو ایوب کو، یوسف کو، موسیٰ کو، اور ہارون کو بھی۔ اور ہم بھلائی کرنے والوں کو اس طرح معاوضہ دیا کرتے ہیں۔ نیز ذکر کیا، یحییٰ، عیسیٰ اور ایسا [کو ہم نے ٹھیک راہ بتلائی] وہ سب کے سب نئے

اچھے لوگ ہیں اور اسماعیل اور یسوع اور یونس اور لوط کو بھی [اسی طرح ہدایت دی]
 اور ان سب کو ہم نے تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی (۷) اے ایمان والو!
 بہتری چیزوں کے بارے میں [پیغمبر سے] سوال نہ کیا کرو، اگر وہ تمہیں بتا دی جائیں
 تو تمہیں ناگوار معلوم ہوں گی (۸) [وہ بت] کچھ نہیں مگر تم نے اور تمہارے باپ
 دلو نے کچھ نام دھڑپتے ہیں (۹) یہ کیا موتیں ہیں جن کو تم گھیرے بیٹھتے ہو؟ (۱۰) ان
 [جنتی لوگوں] کے قریب لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ہیں۔ گلاس اور
 صراحیاں اور پستے پستے چٹنے کی شراب کے پیالے لے کر چکر لگاتے ہوں گے +

ایک خط باپ کی طرف سے اپنے شریف بیٹے کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرے معزز بیٹے! وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَ حَیَّةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہٗ

تمہارے رخساروں کا لوسیلنے اور تمہاری دائمی مافیت کی دُعا کر کے بعد میں
 تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ عید کی مبارکبادی کے متعلق تمہارا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ
 تمہیں ایسی بہتری عیدوں سے بہرہ ور فرمائے۔

ہم نے جو تم پر احسانات کئے ہیں ان کے اعتراف کے اظہار کے متعلق تمہارے
 حسن تحویل سے ہمیں بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔

ہم اس خط کو پڑھ کر کس قدر خوش ہوئے اور اس خط کے سننے سے تمہارے

بھائیوں عمر و عثمان اور علی کو اور تمہاری دونوں بہنوں زاہدہ اور طاہرہ کو کیا فرحت

ہوتی ہے [وہ بیان سے باہر ہے]۔ * اس کو دیکھئے

تمہارا خط ملا جو تمہاری اُن فضیلتوں اور محاسنِ اخلاق کا ایک بین
ثبوت پیش کر رہا ہے جن سے تم آراستہ ہو چکے ہو [جو تم نے حاصل کئے ہیں]
یزوہ خط تمہارے حسین مستقبل کی اور تمہارے مقاصد میں کامیاب ہونے کی بشارت
دے رہا ہے۔ اس لئے ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی عنایات کا شکریہ ادا کیا جو
اس نے تم پر کی ہیں۔

بیٹا! میں تمہاری عزت کرتا ہوں، کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ ”اپنے بچوں کی عزت کرو“ تو تمہارے جیسے لڑکے تو عزت کے
بہت زیادہ مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ تم عنقریب انشاء پر دازی میں ایک ماہر
شخص ہو جاؤ گے اور اپنے خاندان کے ایک مضبوط رکن ہو جاؤ گے کہ اپنے
خاندان کی نیک نامی میں اور اضافہ کر دو گے اور عرصہ دراز تک اس کے نام کو
زندہ کر دو گے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ کیونکہ :-

[اشعار] اللہ کی نعمتیں بندوں پر مینار ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑی نعمت
اولاد کی سعادت مندی ہے۔ کیونکہ بہتر سے بچے ایسے ہوتے ہیں جو باپ کے شرف
کو مدت دراز تک قائم کر دیتے ہیں۔

تو میرے بچے اپنی کوشش جاری رکھو تو تم وہ باتیں دیکھو گے جو تمہیں آج
[حال میں] اور کل [مستقبل میں] مسرور کرتی رہیں گی، والسلام

تمہارا خیر اندیش والد عبدالغفور

مشق نمبر ۸۸

(۱) میرے دوست آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے کہ سفر کے حالات دریافت کریں۔ [یا میرے دوست آئے اور سفر کے حالات دریافت کرنے کے لئے میرے پاس بیٹھ گئے] (۲) اگرچہ تکبر کرنے والے کسی وقت بلند ہو جاتے ہیں [مگر] آخر میں گر جاتے ہیں [ذلیل ہو جاتے ہیں] (۳) تندرست لوگ تندرستی کی قیمت [قدر اُس وقت تک] نہیں پہچانتے جب تک کہ وہ بیماری میں مبتلا [نہ] ہو جائیں (۴) گناؤں کی عودیں اپنے بچوں کی تعلیم اور صحت کے بارے میں حکومت کی غفلت کی شکایت کرتی ہوئی [شکایت کرنے کے لئے] آئیں۔ (۵) پرندے اپنے انڈے بیٹے ہیں اور اپنے چوزوں کی حفاظت کرتے ہیں (۶) اپنے رشتہ داروں سے احسان کر اگرچہ وہ تجھ سے قطع تعلق کر لیں (۷) اُمراء ہوائی جہازوں میں کامل آرام کے ساتھ سفر کرتے ہیں، ہوائی جہاز انھیں اٹلے جاتے ہیں اور بہت جلد سلامتی کے ساتھ انھیں ان کے مقامات تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور غریب لوگ راستہ کاٹتے ہیں [سفر کرتے ہیں] کبھی پیدل چلتے ہیں، کبھی ریل یا جہاز سے سفر کرتے ہیں اور بڑی تکلیف کے ساتھ اپنے گھروں کو پہنچتے ہیں باوجود اس کے ہم غریبوں کو دیکھتے ہیں کہ جب وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ برخلاف اُمراء کے، کیونکہ وہ جب تک ہوائی جہازوں میں رہتے ہیں، موت کے ڈر سے اللہ کی یاد کرتے نہیں رہتے ہیں اور جب اس میں سے اتر جاتے ہیں تو ان نعمتوں کو بھول جاتے ہیں جو

ان کے پروردگار نے انہیں دے رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں ادا کرتے بلکہ
تکبران (مفر) کی شکایت کرتے ہیں اور ہوا و لعب میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو
اے دانشمند مسلم تو ان میں سے نہ ہونا [ان جیسا نہ ہونا] بلکہ تیرے رب نے
جو کچھ زندگی، تندرستی اور ایمان کی نعمت تجھے عطا فرمائی ہے اس پر
[اس کا] شکر گزار رہو

مشق نمبر ۸۹ (قرآن سے)

(۱) شہر میں کچھ عورتوں نے کہا [چرچا کیا] کہ عزیز [مصر] کی بیوی اپنے
لوٹنے [غلام] سے بُری خواہش کا ارادہ رکھتی ہے۔ (۲) اس [زینح] نے
[اس کی دعوت میں آئی ہوئی عورتوں سے] کہا ہی تو وہ ہے جس کے بائے
میں تم مجھے لعنہ دیتی تھیں (۳) دیہاتی عربوں نے کہا ہم ایمان لا چکے ہیں [اے
پیغمبر! انہیں] کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول
کر لی ہے۔ ایمان تو اب تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا ہے (۴) جب
منافقین تمہارے پاس آئے [یا آئیں گے] تو کہا [یا کہیں گے] ہم تو بر ملا گواہی
دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں، [اے پیغمبر!] اللہ تو جانتا ہی ہے کہ تم اس کے
پیغمبر ہو [لیکن] اللہ تمہیں یہ بھی جلا دیتا ہے کہ منافقین بالکل جھوٹے [اور
بناوٹی] ہیں [کیونکہ وہ تمہاری رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے
ہیں] (۵) جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں اس بات پر بیعت کرنے
[عہد کرنے] آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ [کبھی بھی کسی کو] شریک نہیں کریں گی

(۶) اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو [یعنی اے مسلمانو!] تمہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے باز نہ رکھے (۷) جادوگر جہدے کی حالت میں ڈال دیتے گئے (۸) اور جو لوگ [دنیا میں] اپنے پروردگار سے ڈرتے رہتے تھے ان کو [قیامت کے دن] ٹولیاں بنانا کرپشت کی طرف ہانکا جائے گا [لے جایا جائے گا] (۹) اگر بعض آدمیوں کے ذریعہ بعض کو اللہ تعالیٰ کا دفع کرنا نہ ہوتا [یعنی اللہ دفع نہیں کرتا رہتا] تو راہبوں کی خانقاہیں اور عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کی یاد بہت کی جاتی ہے [یہ سب] ڈھا دیئے گئے ہوتے (۱۰) اور جب اللہ نے چند باتوں میں ابراہیمؑ کو آزمایا تو انھوں نے ان باتوں کو پورا کر دکھایا +

مشق نمبر ۹۰ (اردو سے عربی)

يَقَالُ لَكَ الْاِسْدَ قَدْ اُوْتِيَ قُوَّةٌ يَقْتُلُ [بھا] ثَوْراً كَبِيراً بِضَرْبَةٍ
وَاحِدَةٍ - هُوَ مَخْرُجٌ فِي الْاَكْثَرِ لَيْلاً مِنْ كَهْفِهِ [یا غار ۴] وَتَبُّ عَلَى
فَرَسَيْتِهِ بَعَثَ كَمَا اَنَّ الْهَمَزَ تَبُّ عَلَى فَاسْرَةٍ - خَلَقْتَ عَيْنَا بِحَيْثُ
اَنَّهُ [یا اَنَّهُ] يَبْصُرُ فِي ظِلَامِ اللَّيْلِ كَمَا اَنَّهُ يَبْصُرُ فِي ضَوْءِ النَّهَارِ تَحَابَهُ
[ما تخاف منه] الْحَيَوَانَاتُ كُلُّهَا وَلِذَا [یا ولِلهذا] يُقَالُ لَهُ [یا يُسَمَّى] مَلَأَ
الْوَحْشَ - اَعَاذَ نَا اللّٰهَ مِنْ شَرِّ ۴ +

سوالات نمبر ۱۹ میں سے ایک سوال کا حل

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو

ثائب الفاعل بناؤ۔

يَخْدَعُ الْعَرَبَ اَنْ اِيْجِلَّاهُ وَيُسْتَنْزِفُوْهُ
اَمْوَالَهُمْ

يَسْتَعِيْذُ الْاِنْسَانُ الْخَيْلَ بِحِزِّ الْعَرَبِيَّانِ
وَمُبَاغِتَةِ الْعَدَاوَةِ فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ۔

يَاكُلُ الْعَرَبُ لَحْمَ الْبَعْلِ وَيَضْعَبُوْنَ مِنْ
وَبَرَّةِ الْبُؤْسِ وَمِنْ جِلْدَةِ النِّعَالِ وَمِنْ
شَعْرِ الشَّمْعِ وَمِنْ بَعْرَةِ الْوَقُوْدِ۔

اَعْطَيْنَا السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ
اَعْطَيْتُ اَخَاهُ كِتَابًا
رَزَقَهُمُ اللّٰهُ عِلْمًا نَافِعًا

يَخْدَعُ الْجِلَّةُ وَيُسْتَنْزِفُ اَمْوَالَهُمْ

يَسْتَعِيْذُ الْفَيْلُ بِحِزِّ الْعَرَبِيَّانِ وَمُبَاغِتَةِ
الْعَدَاوَةِ فِي سَاحَةِ الْقِتَالِ۔

يَاكُلُ لَحْمَ الْبَعْلِ وَيَضْعَبُ مِنْ وَبَرَّةِ الْبُؤْسِ
وَمِنْ جِلْدَةِ النِّعَالِ وَمِنْ شَعْرِ الشَّمْعِ
وَمِنْ بَعْرَةِ الْوَقُوْدِ۔

اَعْطَى السَّائِلَ دِرْهَمَيْنِ
اَعْطَى اَخُوْكَ كِتَابًا
رَزَقْتُمْ عِلْمًا نَافِعًا

مشق نمبر ۹۲ (عربی سے اردو)

(۱) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۲) آدمیوں میں سب کے اچھا رشتہ اچھا آدمی، وہ ہے جو آدمیوں (لوگوں) کو فائدہ پہنچائے (۳) برتن کنکھانے سے آزیایا جاتا ہے اور آدمی بات چیت سے (۴) سست آدمی کی آرزو میں اسے مار ڈالتی ہیں کیونکہ اس کا کام کرنے سے ہٹا کر کرتے ہیں (۵) ہر ایک فرعون کے لئے ایک موسیٰ ہوا کرتا ہے (۶) طالب علم کے پاس ایک کتاب ہے (۷) مجھے ایک ضرورت ہے (۸) بیشک مجھے ایک ضرورت ہے (۹) اللہ کی مدد کب [آئیگی] (۱۰) کیا اللہ [کے ہاتھ] میں

یا وجود [۱] میں کوئی شک ہے؟ (۱۱) ہمارے لئے علم ہے اور جانوں کے لئے مال ہے
 (۱۲) باغ میں اس [باغ] کے پھول ہیں (۱۳) بادشاہوں کے کلام کے بادشاہ
 ہوا کرتے ہیں۔ (۱۴) عیبوں کی ماں کاہلی ہے (۱۵) کاہلی بجاو کی ماں ہے (۱۶) شمشک
 اٹھانے والوں کی خوشبوئیں نہیں چھپتیں (۱۷) جو جملہ فعل و فاعل سے مرکب ہوئے
 جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے (۱۸) تکلیف کے ساتھ ضرور ایک کسان [راحت] ہے۔

اشعار کا ترجمہ

(۱) اللہ کے وجود کے لئے ہر حرکت اور ہر سکون میں ایک گواہ ہے اور ہر چیز میں اس کے
 [وجود] کے لئے ایک نشانی ہے جو بتلاتی ہے کہ وہ ایک ہے (۲) چمک و مک پھپھادی گئی
 اور وقت چاشت کا [چڑھتا ہوا] آفتاب حجاب میں چلا گیا اور بہترے ماہ کامل طلوع
 ہونے کے بعد نقاب اوڑھ لے [غروب ہو گئے] (۳) میرا سخت غم اس بچائے حسن
 [میری بیٹی توحید] پر ہے جس کا پردہ کیا ہوا ہر کامل [چہرہ] مجھ سے [میری نظریں]
 اوجھل ہو گیا۔ (۴) میرا دل، میری آنکھ، میری زبان اور میرا خالق
 راضی ہو، رو رہی ہے، شکر گزار ہے، اور بخشنے والا ہے۔

تنبیہ :- اس شعر میں لفظ و نشر مرتب ہے یعنی پہلے مصرع میں چار مبتدا جمع کر دیئے
 گئے ہیں پھر دوسرے مصرع میں ترتیب و اجاروں مبتدا چار خبریں لائی گئی ہیں۔

لف یعنی لپیٹنا اور نشر یعنی پھیلا دینا۔

(۵) بیشک بڑے لوگ (امراء و سلاطین) مخلوقات پر حکومت کرتے ہیں،
 اور بڑے لوگوں پر علماء حکومت کرتے ہیں۔

(۶) ہم پر اہل کرم اپنے مال سے سخاوت کرتے ہیں اور ہم ان صاحبانِ کرم کے مال سے (اوروں پر) سخاوت کرتے ہیں۔

(۷) بقدر تکلیف بلند مراتب حاصل کئے جاتے ہیں اور جو بلندی [اونچے مراتب] چاہتا ہے وہ راتوں کو (مصولِ علم و ہنر کے لئے) جاگا کرتا ہے۔

سوالات نمبر ۲۰ کے بعض مشکل سوالات کے جوابات

(سوال نمبر ۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:-

الانسانُ يُعْرِفُ بِالْمَنْطِقِ	يُعْرِفُ الْانْسَانُ بِالْمَنْطِقِ
العلمُ لَا يَنْفَعُ بغيرِ العملِ	لَا يَنْفَعُ الْعِلْمُ بِغَيْرِ الْعَمَلِ
الغلاءُ لَا يَكْمَهُونَ وَالْأَمْثِيَاءُ لَا يَمَانُونَ	لَا يَكْمَهُ الْغَلَاءُ وَلَا يَمَانُ الْأَمْثِيَاءُ
الشُّهُودُ حَضَرُوا وَشَهِدُوا بِالْحَقِّ	حَضَرُوا الشُّهُودُ وَشَهِدُوا بِالْحَقِّ
يُوجَدُ الْحَدِيدُ فِي الْمَعْدِنِ.....	الْحَدِيدُ يُجَدُّ فِي الْمَعْدِنِ خَلُوطًا بِالْأُتْرَاقِ
السَّائِلُونَ أُعْطِيَ أَدْيَارِينَ	أُعْطِيَ السَّائِلُونَ دِيَارِينَ
لَا يَجِدُ الرَّحْمَقُ لَذَّةَ الْحِكْمَةِ	الرَّحْمَقُ لَا يَجِدُ لَذَّةَ الْحِكْمَةِ

(سوال نمبر ۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسبِ قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:-

ابْنُ الْمَنَازِلِ ؟	ابْنُ الْمَنْزِلِ ؟
مَا أَسْمَاءُ أَوْ لَا كَم ؟	مَا أَسْمُ وَلَدِكَ ؟

المراۃ الصالحة تشر زوجھا	القیام الصالحات یعرون ازواجھن
الولد الذی یحسن القراءة فله الجزاء	الاولاد الذین یحسنون القراءة ظم الجزاء
فی النار صاحبھا وعلی الشجرة تمومھا	فی الدور [یا فی الدار] اصحابھا
الابن الفاقدا الادب عارک لایبہ	وعلی الاشجار اثمارھا
	الابناء الفاقدون الادب عارک
	[یا اعیار] لا باعھم

مشق نمبر ۹۴

- (۱) ہم نے اپنے چھوٹے بھائی کو معاوضہ [انعام] دیا۔ (۲) ہمیں ہمارے بڑے بھائی نے انعام دیا (۳) موسیٰ نے عیسیٰ کو نہیں دیکھا (۴) زکریا نے محراب بنایا (۵) موسیٰ نے صلا لا ٹھی [ڈال دیا۔ (۶) میرے بھائی نے میرے باپ کی تعظیم کی (۷) کس آدمی سے تو نے ملاقات کی؟ (۸) کتنے سیب تو نے کھائے؟ (۹) میں نے بہتیرے سیب کھائے (۱۰) تو نے کس کو سیکھا اور کس سے سیکھا (۱۱) کیا تو ایسا دوست چاہتا ہے جس میں کوئی عیب نہ ہو؟ (۱۲) تو لیکن [یتیم کو نہ دواؤ اور سائل] مانگنے والے یا پوچھنے والے [کو نہ جھڑکو (۱۳) جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے پیش کر دے (۱۴) تم اسے اللہ کے پاس بالو گے (۱۵) بچاؤ تم اپنے آپ کو پھوٹ سے (۱۶) بچاؤ اپنے آپ کو [بچتا رہو] برے ہمنشین سے (۱۷) اتفاق کو اپکڑے رہو اتفاق کو (۱۸) راستہ راستہ [راستہ کا خیال رکھو] (۱۹) خدا کے بندو! اللہ سے! اللہ سے! اور وہ

مشق نمبر ۹۵

(۲۰) کیا تو نے متقی کاہلو ان پر صلب ہے؟ (۲۱) احسان کرنے والے کو جہاں کہیں تم پاؤ اس کی تعظیم کرو (۲۲) نہ تو حد سے بڑھنا پسند کرتا ہوں نہ حد سے کمی کرنا چاہتا ہوں۔ میاں دوستی پر مذہب سے (میرا طریقہ ہے) (۲۳) لوگوں کو دنیا فریفتہ بنی ہے تو وہ بڑا دھوٹاتے ہیں (۲۴) میں تیرے باپ کو پہچانتا ہوں وہ ایک اچھا آدمی تھا (۲۵) بٹھو کے کو کھلاؤ اور نکلے کو پہناؤ (۲۶) ٹہری چیز کہیں بھی تم نے پائی ہے اس کے مالک تک اس کا لوٹانا تم پر فرض ہے (۲۷) ہم جو کتاب پڑھتے ہیں وہ بہت ہی فائدہ بخش ہے (۲۸) کیا تو نے عمدہ عمدہ چیزیں [بالی تجارت] اپنی دکان [اسٹاک] کے لئے حاصل کر رکھا ہے تاکہ تاجروں میں تو مشہور ہو جائے اور خریداروں کی توجہ تیری جانب زیادہ ہو جائے (۲۹) میں نے اس سے کہا وعدہ کہاں کیا تو اس نے کہا رات کی بات کو دن مثالی ہے +

مشق نمبر ۹۶ (اردو سے عربی)

(۱) اِنِّیْ كِتَابٌ اِسْتِزِيَّةٌ (۲) كُوْرُيَّةٌ اَعْطِيَتْ اِلَیْجِیْ (۳) مَا فَاذَارِيَّةٌ فِیْ بَمْبَايَ وَمِنْ اَلْاَقِيْمَةِ (۴) دَعَا اَبِیْ اِخِی (۵) مَا تَفْعَلُوْا (مِنْ خِيَرٍ اَوْ شَرٍّ) تَحْرُوْا بِهِ (۶) اِنَّمَا اَلْعَلُوْ وَ اَلْعَمَلُ یُفْجَحَانِ الْاِنْسَانَ (۷) حَيْثُمَا وَجَدَتْ حَامِلًا اَرْسَلْنَاهُ اِلَیْ فَاَحْلِيْهُ سَامَةً فَانْقَضَتْ (۸) فَاَمَّا الْاَطْفَالُ فَلَا تَنْهَرُوْا [يَا فَا لَا تَنْهَرُوْهُمْ] وَاَمَّا الَّذِیْ وَابَتْ فَلَا تُؤْذُوْا [يَا فَا لَا تُؤْذُوْهُمْ] بِلا سَبَبٍ +

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اطراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

لَحْوَةٍ صَبَاحَ الْجُمُعَةِ لَخْوَانٍ لِّلْفَرَجِ إِلَى
 الشَّرَاحِیَةِ وَ أَخَذَا مَعَهُمَا اَلْخَمَمَا
 رَقِیَّةً - فَذَخَلُوا فِي بُسْتَانٍ قَرِیْظًا
 هُنَالِكَ اَشْجَارًا شَاهِقَةً وَ اَنْزَعَا
 طَلِیْبَةَ الرَّاحِیَةِ وَ اَنْمَارًا مُخْتَلِفَةً
 اِلَّا لَوَانٍ وَ اَلَا شَمَّالٍ - فَطَمَعَتْ
 الْبِیْتُ فِي تَفَاحَةٍ نَاصِیَةِ وَ اَلَدَتْ
 اَنْ تَقْطِفَهَا - فَصَاحَ اَخُوَاهَا
 اِیَّاكَ وَ الشَّمَّ یَا رَقِیَّةُ اَلَوْ قِیْتِ
 شِیْئًا مِنْ اَلْاَشْرَافِ اَوْ اَلْاَنْمَارِ
 یَغْنِیْ اِجَارَةَ الْبُسْتَانِ اِذَا یَسِرْتُ
 اِلَیْ اَنْمَارِ الْاَوَّلَادِ اَلْاَشْرَارِ فَلَا
 عَلَیَّ مِنْهُمْ وَ لَنْ کُنْ مِنَ الْکَرَامِ -
 فَاِنْ طَابَتْ لَکِ ثَمَرَةٌ فَاشْرِیْهَا
 وَ لَا تَسْرِیْ - فَتَلْتَمِیْ مِنْ
 التَّفَاحِ اَشْرَیْهَا سُرْقِیَّةً بِسِتِ
 اَنْمَارٍ وَ بَاقِیَّةً مِنْ اَلْوَسْرِ
 بِاَنْیَةٍ - اَمَّا اَخُوَاهَا فَاشْرِیْ
 شَمَائِلَ رُمَانَاتٍ بِرُیْیَةِ وَاحِدَةٍ -

دو بھائی جمعہ کی صبح کو شہر کے باہر کھلی جگہ
 میں سر کیلتے گئے، اور اپنی بہن رقیہ کو بھی ساتھ
 لے گئے، پھر ایک باغ میں داخل ہوئے، وہاں
 انھوں نے اپنے اپنے اونچے درخت، خوشبو دار پھول
 اور مختلف رنگ اور شکل کے پھل دیکھے، تو ہر ایک
 نے ایک کپے ہوئے سیب کو لپٹا لیا، ہوائی نظر
 سے دیکھا اور اسے توڑ لینے کا ارادہ کیا، اتنے
 میں اس کے دونوں بھائی جمع آئے رقیہ! (خبردار!) اس کھل سے دور ہو کسی پھول یا
 پھل کو مالی کی اجازت بغیر ماتھ نہ لگا۔ صرف
 شریہ (بدصالح) بچے ہی پھل چڑھایا کرتے ہیں،
 تو ان میں سے (ان جیسی) نہ ہو
 بلکہ ہیں تو شریفوں میں سے (جیسے) رہنا
 چاہیے۔ اگر تجھے کوئی پھل پسند آتا ہو تو خود
 لے (مگر) چوری نہ کر، پس میں سیب
 رقیہ نے چھ آنے میں اور ایک گلدستہ ایک
 آنے میں خرید لئے۔ لیکن اس کے
 دونوں بھائیوں نے آٹھ انار ایک
 روپے میں خریدے۔

پھر وہ سب ندی کے کنارے چلے گئے اور سیر کی، نہاتے۔ پانی میں تیرے اور بہت ہی خوش ہو گئے۔ پھر اپنے گھر پہنچ گئے اور اپنی ماں کو سب قصہ سنا یا تو وہ مسکرائی اور پھلوں کے قصبے پر بہت خوش ہوئی؛	ثُمَّ خَرَجُوا عَلَى شَاطِئِ النَّهْرِ وَتَفَرَّجُوا وَاعْتَشَلُوا وَسَبَّحُوا فِي الْمَاءِ وَسُرَّوْا وَسَرَّاهُ عَظِيمَةً ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى بَيْتِهِمْ وَقَصَّوْا عَلَى أُمَّهُمْ فَتَبَسَّمَتْ وَفَرِحَتْ عَلَى قِصَّةِ الْأَشْمَارِ؛
--	--

مشق نمبر ۹۸

(۱) سخت بیماری (کی تکلیف) برداشت کرنے کے بعد آپ کے بچے کی کامل صحت مجھے
بہت ہی سرور کرایا (۲) مجھ اپنے دوست کا پتہ ارسال فرماتے ہیں آپ کا ولی شکر یہ ادا
کرتا ہوں (۳) تب کو خوشی اپنے استعمال کرنے والوں کو نہایت ضرر پہنچاتی ہے۔ تو اگر تم اس
کے نقصانات سے بچنا چاہتے ہو تو اسے دوامی طور پر چھوڑ دو (۴) اس زمانے میں علماء
(ساتھ دانوں) نے بہت سی نئی نئی باتیں معلوم کر لی ہیں (۵) ہم صبح کا کھانا [ناشتہ]
کھانے کے علاوہ دن میں دو بار کھاتے ہیں (۶) جب تو کمینہ کو ذرا سی عزت دے [تو]
وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ تجھے اس سے کوئی ضرورت ہے (۷) ایک دیہاتی بادشاہ کے سامنے
کھڑا ہوا اور اس سے بڑی فصیح گفتگو کی تو اسے بہت پسند آیا اور اس کے لئے انعام حکم دیا۔
(۸) مناسب ہے کہ زمانے کے حالات پر نگہ پوری طرح صبر کریں لان کو اچھی طرح برداشت
کریں [(۹) جو بچے علم میں کامیاب ہوتے ہیں انہیں تحصیل علم پر حوصلہ افزائی کے لئے انعام
دیا جاتا ہے (۱۰) ریلوے کمپنی نے اپنے ایک حصہ دار کو اس کی واقفیت پر اعتماد اور اس کی

امانت داری اور ہستی پر بھروسہ کرنے کے باعث حکمہ حسابات کا افسر اعلیٰ (ہیڈ) بنادیا ہے (۱۱) جان بوجھ کر قتل کرنے والے کو اس کے اپنے گناہ کے باعث اور اس بیسیوں کو عبرت (نصیحت) دینے کے واسطے وہی قتل کی سزا دی جاتی ہے [اور اسے اسی طرح قتل کر دیا جاتا ہے] (۱۲) راستوں کی روشنی اور راہ چلنے والوں کو راستہ بتلانے کے لئے شہروں میں رات کے وقت چراغ جلاتے جلتے ہیں (۱۳) جب کبھی میرے والد مجھے پکارتے ہیں "اے سعید" میں جواب دیتا ہوں "جناب میں حاضر ہوں" اور (ساتھ ہی) ان کا حکم ماننے کے لئے ایک وفادار خادم کی طرح کھڑا ہو جاتا ہوں (۱۴) پیلے بیٹے! اچھا صبر اختیار کرو (خوب برداشت کی عادت ڈالو) اور بے صبر نہ بنو، کیونکہ برداشت (کی خصلت) بڑے آدمیوں (سرداروں) کی خصلت ہوا کرتی ہے۔ (۱۵) نعمت والوں کے لئے ان کی نعمت مبارک ہو اور عاشق مسکین کے لئے [مبارک ہو] وہ [مصائب کے تلخ گھونٹ] جو وہ پی رہا ہے *

مشق نمبر ۹۹ (قرآن سے)

(۱) ہم نے تمہیں (اے پیغمبر!) ایک کھل مٹھ عطا فرمائی (۲) بے شک وہ (کافر لوگ) ایک داؤں چل رہے ہیں اور ہم بھی ایک داؤں چل رہے ہیں۔ (۳) وہ لوگ جو کچھ بھی کہیں تم اس پر صبر کرتے رہو اور خوبی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور تم جھٹلانے والے سربراہ داروں کو اور مجھے (اپنے اپنے حال پر) چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی ہمت دیدو رہم خود ہنر لیں گے اور انہیں مناسب سزا دیدیں گے۔ (۴) تو آدمی کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی چیزوں کو (غیر سے) دیکھے (اور سمجھے) کہ ہم ہی تھے آسمان

سے پانی اُٹھا، پھر زمین کو پھاڑ دیا (اس میں درزیں بنادیں) اور اناج اور گنوار اور لوہے اور چمچہ اور کھجور اور گھنے باغات اور میوے اور چارہ تھکے فائدے کے لئے اور تھکے جانوروں کے فائدے کے لئے آگائے۔ (۵) [اے لوگو! تم اپنے بچوں کو منطی کے خوف سے قتل کیا کرو، ہم ہی تو تم کو بھی اور ان کو بھی روزی پہنچا کر رہے ہیں۔] (پھر ڈر کیا؟) (۶) اور جو شخص یہ کام اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کرے تو ہم عنقریب اسے ایک بڑا اجر (معاوضہ) عطا فرمائیں گے (۷) اور چوری کرنے والے فرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ ان کے کروت کی سزا [اور] اللہ کی طرف سے ایک مذاہب کے طور پر کاٹ ڈالو۔ (۸) تو ہم نے انھیں ایک نبردست قدرت والے کی گرفت کی مانند گرفت میں لے لیا۔

تنبیہ۔ مذکورہ دونوں مشقوں میں حسب ذیل الفاظ

مفعول مطلق اور مفعول لہ ہیں +

مشق ۹۸ میں :-

مفعول مطلق فقرہ (۱) سَرَوْدًا (۲) شُكْرًا (۳) اِضْرَا سِرًا • نَزَّكَا۔
(۴) اَلْاِشْشَا فَا يَ (۵) اَحْلَتَيْنِ، اَكْلَةً (۶) بَعْضُ الْاَكْرَامِ (۷) اَنْصَمَ
خَطَايَ (۸) كُلَّ الصَّبْرِ (۹) لَيْتِكَ وَسَعْدَيْكَ، قِيَامَ الْخَادِمِ
(۱۰) صَبْرًا (۱۱) هَنِيئًا۔
مفعول لہ فقرہ (۱) تَجْمَعًا (۲) اِعْتِمَادًا، ثِقَةً (۳) مَجَانَرًا •
عَبْرَةً (۴) اِنَا سَرَفًا، هَدِيَّةً +

مشق نمبر ۹۹ میں :-

مفعول مطلق: فقرہ (۱) فَمَتَا (۲) كَيْدًا (۳) هَجَرًا قَلِيلًا
(۴) صَبَا، شَقًا (۸) أَخَذَ۔

مفعول لہ: فقرہ (۳) مَتَا قَا (۵) خَشِيَّةَ (۶) اِبْتِغَاءَ
(۷) جَزَاءً، تَكَالًا

ایک طالب علم کی طرف سے اپنی بڑی اور دو متمند بہن کو ایک خط
اس سے کچھ اپنی ضروریات طلب کر رہے ہیں

میری قابل احترام بہن! شریف بیٹیوں کی زینت!

السلام علیک رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے ساتھ تھکائے حسین سلوک نے مجھے عوامی
بنوایا ہے کہ میں اپنے تمام معاملات میں تمہاری طرف انجا کروں، آج درسہ کی بعض ضروریات
کی خریداری کے لئے میں اپنے آپ کو حاجتمند پارہا ہوں۔ اس لئے میں تھکائے مکارم اخلاق
سے یہ توقع رکھتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوا ہوں کہ تم اپنی پہلی فرصت میں اتنی رقم
بھیج دو گی جسے تمہارا ضمیر اجازت دے، تاکہ میں اپنی [موجودہ] ضرورت پوری کر لوں
اور باقی کو [آئندہ کی] ضروریات کے لئے محفوظ رکھوں۔ اس سلوک سے تمہاری
ہر بانی کیلئے میری شکر گزاری بہت بڑھ جائے گی اور میرے دل میں تمہاری محبت
دوچند ہو جائے گی۔ تم اپنے بھائی کے لئے ہمیشہ [سلامت] رہو۔

تھارا فرمانبردار
محامد

سوالات نمبر ۲۱ کے بعض سوالوں کے جوابات

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو، یَبِئِثِلُ الصَّالِحُ إِلَى الْفَضِيلَةِ كُلَّ اللَّيْلِ - يَتَصَدَّقُونَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ - نَتَّاجِرُ أَمَلًا بِأَلْسِنَتِهِمْ -

(یَبِئِثِلُ) فعل مضارع، حالت رفعی میں - رفع ظاہر ہے - (الصَّالِحُ) فاعل
ہے اس لئے مرفوع ہے -

(كُلَّ) مضاف ہے فعل مذکور کے مصدر (یَبِئِثِلُ) کی طرف اس لئے وہ مفعول مطلق
کا قائم مقام ہے اور منصوب ہے (دیکھو سبق ۶۱ - ۷۰) -

فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +
(يَتَصَدَّقُونَ) فعل مضارع جمع مذکر قائب - حالت رفعی میں - اس کا رفع نون اعرابی
سے آئے ہے - اس میں واو ضمیر مرفوع متصل فاعل ہے -

(ابْتِغَاءَ) مصدر ہے - مفعول لہ ہے، اس لئے منصوب ہے - مضاف -

(مرضَاةِ) مضاف الیہ اس لئے مجرور ہے - پھر مضاف بھی ہے -

(اللَّهُ) مضاف الیہ مجرور ہے - سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہے +

(نَتَّاجِرُ) فعل مضارع مرفوع رفع ظاہر - اس میں ضمیر (نَحْنُ) مستتر ہے جو اس کا

فاعل ہے - (أَمَلًا) مصدر ہے مفعول لہ ہے - (بِأَلْسِنَتِهِمْ) جار مجرور متعلق ہے مصدر

سے فعل و فاعل و مفعول لہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوتا +

مشق نمبر ۹۵* (۱۰۰)

(۱) جب تم چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو آفتاب نکلنے کی سمت کی طرف منہ کر لو تو جو [سمت] آفتاب کے سامنے ہوگی وہ مشرق ہے اور جو آفتاب کے پیچھے ہوگی وہ مغرب ہے۔ اور آفتاب کے دائیں طرف جنوب اور بائیں طرف شمال (۲) نقشہ میں طلوع بحال کو ہندستان کے پورب میں اور بحر عرب کو اس کے پچھم میں دیکھو گے۔ (۳) نقشہ میں ریلوے لائنیں حال کی مانند دکھائی دیتی ہیں جو پورب پچھم، دکھن اور اتر کی طرف شاخ شاخ بھیلی ہوئی ہیں (۴) مزدور لوگ دن بھر کام میں لگے رہتے ہیں اور سوج ڈوبنے کے بعد اپنے گھر میں کو واپس آتے ہیں پھر سوج نکلنے سے کچھ پیشتر آٹھ جاتے ہیں اور دوبارہ اپنے کاموں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ (۵) سانپ کے پاس سوجا اور [لیکن] پچھو کے نزدیک ٹیٹھ بھی مت [ایک کہات ہے] (۶) کھایہ سودی کے گھر اور سونھرائی کے گھر [ایک کہات ہے] (۷) اے اللہ میری حفاظت کر میرے سامنے کی طرف سے اور میرے پیچھے کی طرف سے اور میرے دائیں اور میرے بائیں طرف سے اور میرے اوپر لگی جانے (۸) تو اور تیرا پر دوس باہم موافق بنے رہو۔ (۹) اے تاجرا تجھے فلسفی بحثوں سے کیا کرتا ہے؟ [یعنی اے چھوٹو] (۱۰) حواش (زمانہ) کے ساتھ تیرا کیا حال ہے؟ (۱۱) تجھے اس کے ساتھ کیا کرنا ہی؟ (۱۲) کیا تو اپنے بھائی کے ساتھ ٹھیرتی نہیں؟

• مشق نمبر ۱۰۰ ہونا چاہیے لیکن اصل کتاب میں غلطی ہو گئی ہے۔۔۔ کی بجائے ۹۵ لکھا گیا ہے۔

اس لئے کلید میں اس کی اتباع بغیر چلے نہیں رہا

اشعار

میرا ایک وطن ہے میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے [کسی قیمت پر] نہ بیچوں گا۔
[پینے میں اپنے وطن سے غداری نہ کروں گا] اور [اس بات کی بھی قسم کھالی ہے]
کہ کبھی بھی اپنے وطن کا مالک میسر نہ ہو کسی غیر کو نہ دیکھوں گا [کسی اور کو اپنے
وطن کا مالک نہ ہونے دوں گا]۔

اور لوگوں کے دلوں میں ان کے اوطان کی محبت ان اغراض نے ڈال دی ہے جنہیں
[ان کی] جوانی نے دہاں پوری کی ہیں [سرسن شعور میں آنے کے بعد سے آدمی نے
وطن سے جو فائدہ اور آرام وغیرہ حاصل کئے ہیں انہوں نے آدمی کے دل میں وطن
دوستی کا تخم بویا ہے] لوگوں کے ساتھ احسان کرو تو ان کے دلوں کو مسخر کر لو گے کیونکہ
بسا اوقات انسان کو احسان ہی نے رام کر لیا ہے ۛ

مشق نمبر ۹۶ (قرآن سے)

(۱) وہ [اشعرا] جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (۲) پاک و
[خدا] جس نے اپنے بندے [محمدؐ] کو رات کے وقت مسجد حرام [مکے کی مسجد] سے
مسجد اقصیٰ [بیت المقدس کی مسجد] تک سیر کرائی جس کے اطراف کو ہم نے
برکت عطا فرمائی۔ (۳) اس نے کہا تو کتنی مدت [یہاں] ٹھہرا رہا؟ اس نے
کہا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ (۴) اور مائیں اپنے بچوں کو دو سال کا ریل دودھ پلائیں
[پلا سکتی ہیں] (۵) [حضرت موسیٰؑ نے کہا] اے میری قوم اس پاک سرزمین [شام]

میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے [مقرر کر دی ہے] (۶) انہوں نے کہا اے موسیٰ! مجب تک کہ لوگ اس میں موجود ہیں ہم اس (سرکین) میں ہرگز داخل نہ ہوں گے تو تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور لڑو، ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں (۷) جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں بھلا ان لاکھ میں [بیسے مسلمانوں سے] تو کہتے ہیں کہ ہم [بھی تو] ایمان لائے ہیں اور جب وہ اپنے شیاطین [اپنے شریر سرداروں] سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں، ہم تو [مسلمانوں سے] صرف مسخری [غریب] کر رہے ہیں ۵

مشق نمبر ۹۷ (عربی میں ترجمہ)

(۱) اِذَا اسْرَدْتُمْ اَنْ تَعْرِفُوا الْجِهَاتِ الْاَسْرِعَ فِي الْخَرِيْطَةِ فَضَعُوْهَا اَمَامَكُمْ فَمَا كَانَ فَوْقَهَا فَهُوَ الشَّمَالُ وَمَا كَانَ تَحْتَهَا فَهُوَ الْجَنُوبُ وَمَا كَانَ يَمِيْنًا فَهُوَ الشَّرْقُ وَمَا كَانَ شِمَالًا فَهُوَ الْغَرْبُ (۲) فِي خَارِطَةِ الْهِنْدِ كَلَمَتْهُ فِي الشَّرْقِ وَكَرَاهِي [کرہی] فِي الْغَرْبِ وَسَلْسَلَةُ الْجَبَلِ هَامَلِيَّةٌ فِي الشَّمَالِ وَسِلَاقُ [سیلون] فِي الْجَنُوبِ (۳) فِي شِمَالِ دَارِي سُوْقٍ وَفِي جَنُوبِهَا مَدْرَسَةٌ وَفِي شَرْقِهَا شَارِعٌ وَآلِي غَرْبِهَا جَنِيْنَةٌ (۴) مَدْرَسَتَانِ فِي جِهَةِ الشَّرْقِ نَحْوِ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ (۵) تَشْتَغَلُ فِي تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ طَوْلَ الثَّمَارِ وَبَعِيْدًا صَلَوَةُ الْعَصْرِ نَذِيبُ اِلَى لَيْبِ الصُّوْلَحَانِ (۶) اُنْظُرْ فِي هَذِهِ الصُّوْرَةِ اَبْنَى الْكَبِيْرُ جَالِسٌ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاخِي الصَّغِيْرُ قَائِمٌ عَنْ شِمَالِي وَخَلُوِي قَائِمٌ خَلْفِي (۷) الرِّيَاضَةُ الْجَسَامِيَّةُ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَاجِبَةٌ

لِيُحْيِيكَ (۸) اَجْبَانِي! ادْخُلُوا الْمَسْجِدَ وَصَلُّوا صَلَوةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ
ادْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَلَا تَخْرُجُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ +

بہن کی طرف سے بھائی کو جواب

میرے پیارے بھائی !

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ -

اس دوران میں کہ میں تمہاری خبروں اور خیر و عافیت کے تروتازہ پھولوں کے
اشتیاق اور انتظار میں تھی کہ ناگاہ تمہارا فلاں تاریخ کا خط میرے پاس آپہنچا جس نے تمہارے
اس نیک گمان کو ظاہر کیا جو تمہارے قلبِ غلصہ میں اپنی بہن کی نسبت موجود ہے۔

میرے پیارے بھائی ! میں اس بات سے بہت مسرور ہوں کہ تم نے مجھ سے وہ چیز طلب
کی جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اور چونکہ تم اپنے سبقوں [کے یاد کرنے] میں خوب متحرک ہو اور
اپنے فرائض کی ادائیگی کے بڑے شائق۔ اس لئے میں نے تمہیں اتنی اتنی رقم بھیجی ہے۔ اور جب
مجھے [مزید] ایسی خبریں ملیں گی جو میری مسرت کا باعث ہوں تو میں تمہیں اس سے کہیں زیادہ
انعام دوں گی جتنا تم چاہتے ہو۔

یہ [تو میں لکھ چکی] اس کے علاوہ اور [یہ کہ] مجھے امید ہے کہ تم مجھے خط بھیجے
میں دیر نہ کیا کرو گے، تاکہ میں ہمیشہ تمہارے کاموں [حالات] سے باخبر رہا کروں۔ اللہ تعالیٰ
تمہیں اس راستہ پر چلائے جس میں تمہارا کمال [اور ترقی] ہو۔ والسلام

تمہاری بہن

راشدہ

سوالات نمبر ۲۲ کے بعض سوالوں کے جوابات

سوال (۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ (۱) قُمْتُ نَصْفَ اللَّيْلِ۔ (۲) يُمْتُ
بَعْدَ الْعِشَاءِ إِسْرَاءَ الشَّيْبَاكَةِ فَوْقَ السَّهَائِدِ۔

(قُمْتُ) فعل لازم اس کے ساتھ ضمیر متکلم کے لئے وہ فاعل ہے (نَصْفَ) اسم عدد جو اپنے مضاف الیہ (اللیل) کی وجہ سے ظرفیت کے معنی پر مشتمل ہے۔
اس لئے مفعول فیہ ہے۔ منصوب ہے (اللیل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔
فعل و فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

(يُمْتُ) فعل با فاعل قُمْتُ کی مانند۔ (بَعْدَ) اسم ظرف مفعول فیہ
اس لئے منصوب، مضاف۔ (الْعِشَاءِ) اسم ظرف زمان، مضاف الیہ، مجرور۔
(إِسْرَاءَ) ظرف مکان، مفعول فیہ۔ اس لئے منصوب ہے۔ مضاف۔ (الشَّيْبَاكَةِ)
مضاف الیہ مجرور۔ (فَوْقَ) ظرف مکان، مفعول فیہ، اس لئے منصوب۔ مضاف۔
(السَّهَائِدِ) مضاف الیہ، مجرور۔ تینوں ظروف فعل سابق سے متعلق ہیں۔ فعل فاعل
اور ظروف مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سوال (۹) دُو جملوں کی تحلیل کرو۔ (۱) كُلُّ مِنْ هَذَا الطَّعَامِ وَ
أَخَالِكَ۔ (۲) سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَقَارِبَهُ۔

(كُلُّ) فعل امر حاضر مبنی جزم پر، اس میں ضمیر (انت) مستتر ہے جو فاعل
ہے، حالت نفی میں۔ (مِنْ) حرف جر، مبنی سکون پر۔ (هَذَا) اسم اشارہ
مبنی۔ علامہ مجرور۔ (الطَّعَامِ) اشارہ الیہ ہے۔ اعراب میں اشارہ الیہ اسم اشارہ
کا تابع ہوتا ہے اس لئے مجرور ہے، جار مجرور متعلق فعل اور یہاں مفعول فیہ کے قائم مقام

ہیں (و) واو اس جگہ معیت کا ہے کیونکہ طعام پر عطف کریں تو معنی نہیں بنتے۔
اور ضمیر مستر (انت) پر عطف کریں تو معطوف سے پیشتر ایک ضمیر مفصل لانا
چاہیے (دیکھو درس ۴۱-۴۲)۔

(اِخْتَا) مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا نصب الف کے
آپا ہے (دیکھو درس ۱۱)۔ (لِی) ضمیر مجرور مضاف الیہ ہے، فعل امر اپنے فاعل
وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ، انشائیہ ہوا۔ (سَلَّمْتُ) فعل با فاعل —
(علیہ) جار مجرور متعلق فعل — (و) واو اس جگہ معیت کا ہے۔ کیونکہ ضمیر مجرور پر
عطف کرنا ہو تو معطوف پر حرف جر کا اعادہ ہونا چاہیے (دیکھو درس ۴۱-۵)۔
(اِقَارِبَ) مفعول معہ ہے اس لئے منصوب ہے، مضاف ہے۔ (لِی) مضاف الیہ،
محل مجرور۔ فعل فاعل وغیرہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۹۹ (عربی سے اردو)

(۱) جب طالب علم چھوٹے پن میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن میں سرور ہوتا ہے (۲) عزت دار
ہو کر زندہ رہ ورنہ باعزت مر جا (۳) دشمن پٹھہ پھیر کر بھاگا (۴) نہ میوے کچے کچے نہ کھانا گرم گرم
کھایا کر (۵) ہم زین کسے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوئے (۶) ہم نے کتاب کو صغیر صغیر اٹاپٹا اور
باب باب پڑھ ڈالا (۷) نیک بخت لوگ جنت میں رہو برو اللہ کا مشاہدہ کریں گے (۸) شاگردوں نے چاچا
کی صف بنائی (۹) پرہیزگار آدمی ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا قلب مطمئن ہوتا ہے اور سعادت
[کامیابی] اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے اور بد بخت ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کا ضمیر اسے
عذاب دے رہا ہوتا ہے [ملا مت کرتا رہتا ہے] اور شقاوت [ملا کامی] اس کی منتظر رہتی ہے

(۱۰) رات کو اکیلے نہ نکلا کر (۱۱) میں نے اللہ کو [اپنا] رب اور اسلام کو [اپنا] دین اور محمد کو [اپنا] پیغمبر برضا [و رغبت] قبول کر لیا ہے۔

اشعار

تو وہی تو ہے کہ تیری ماں نے تجھے جتنا ایسی حالت میں کہ تو دور رہا تھا اور لوگ تیرے آس پاس نہیں رہتے تھے اس لئے ایسے کاموں کا شائق ہو جا کہ وہ لوگ تیری موت کے دن جب روئیں تو تو ہنستا ہوا خوش و خرم ہے ۴

مشق نمبر ۱۰۰ (قرآن سے)

(۱) اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب کہ تم نشہ میں ہو۔ یہاں تک کہ جو کہتے ہو اسے سمجھنے لگو، اور نہ ناپاکی کی حالت میں [نماز کے قریب جاؤ] (۲) [اے پیغمبر! ان [صحابہ] کو دیکھا کرتے ہو رکوع کرتے ہوئے سجدے کرتے ہوئے جبکہ وہ صرف اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی چاہ رہے ہیں (۳) اگر اللہ نے چاہا تو تم امن و امان کے ساتھ بے خوف و خطر اپنے سروں کو منڈا کر اور بالوں کو کترا کر ضرور ہی مسجد حرام [حرمت و عظمت والی مکہ کی مسجد] میں داخل ہو جاؤ گے (۴) تو سلیمان اس [چیونٹی] کی بات سے مسکرا دیتے ہنستے ہوئے (۵) جب وہ [منافق] نماز کو کھڑا ہوتے ہیں تو سستی کی حالت میں لوگوں کو بتلاتے ہوئے [ریاکاری سے] کھڑے ہوتے ہیں۔ (۶) تم سب [جنت سے] ایسی حالت میں اُتر جاؤ [نکل جاؤ] کہ تم میں سے بعض بعض کا دشمن ہے (۷) اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں تھا جب کہ تم [اے پیغمبر! ان میں موعود ہو اور نہ انہیں عذاب دینے والا تھا جب کہ وہ بخشش چاہ رہے ہوں۔

(۸) جب لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اس میں شک نہیں کہ شرک تو بڑی ہی بیجا حرکت [بڑا بھاری گناہ] ہے۔ (۹) انہیں کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑے ہوئے ہیں؟ (۱۰) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دے رہے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [پیغمبر] ہوں۔ (۱۱) اور تم نہ مگر اس حالت میں کہ تم مسلم [اللہ کے فرمانبردار] ہو۔ (۱۲) اور [اس وقت کا خیال کرو] جب کہ عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا [رسول] ہوں، جو [خدا کی کتاب] قوسلۃ میرے سامنے موجود ہے اکی تصدیق کر رہا ہوں اور میرے بعد جو پیغمبر آئے گا جس کا نام احمدؑ ہو گا اسکی خوشخبری دے رہا ہوں۔

مشق نمبر ۱۰ (اردو سے عربی)

(۱) اَلْاَوْلَادُ اِذَا اَجْتَهَدُوا وَاِصْحَارَا سَادُوا كِبَارًا (۲) لَا تَشْرَبَنَّ الشَّامِی حَاشًا اَفْیَاثُهُ یَغْضَرُ الْاَسْتَنْانَ (۳) دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ وَ الْاَوْلَادُ كُلُّهُمْ حَاضِرُونَ فِی فِصْلٍ (۴) اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِی الْمَسْجِدَ وَ الْخَطِیْبُ یَخْطُبُ قَائِمًا عَلَی الْمَنَابِرِ (۵) الْمَنَافِقُ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ قَامَ كَسَلًا مُزَیْمًا (۶) اِخْوَانِ لَا تَتْرُكُوا الْمَدْرَسَةَ اِلَّا وَاَنْتُمْ سَامِعُونَ فِی الْعُلُومِ الدِّیْنِیَّةِ وَالْعَقْلِیَّةِ (۷) قَلْبْتُ هَذَا الْكِتَابَ وَرَقَةً وَرَقَةً

وَقُلْتُ يَا بَابَا (۸) يَا سَيِّدَةً اِلَهَ تَوْذِيَّتِي وَاَنْتَ تَعْلِمُنِ اَنْتَ طَالِبُ
خَيْرِكَ (۹) اِنَّ اِلَهَهُ لَا يُعَذِّبُ الْعَبْدَ وَهُوَ يَسْتَغْفِرُكَ +

مشق نمبر ۱۰۲ (عربی سے اردو)

(۱) ایک مشغال سونا تین رطل تاجے کی نسبت قیمت کے اعتبار سے زیادہ ہوتا ہے۔
(۲) [عید] فطر کی زکوٰۃ [صدقہ فطر] ایک صاع جو یا آدھا صاع گیہوں ہے (۳) میں نے
ایک فدان چاول بویا (۴) پانچ مدہ عمدہ گیہوں کی قیمت بارہ قرش تک پہنچی
ہے۔ (۵) میں نے قبوہ کی ایک پیالی اور دودھ کے دو رطل پیے۔ (۶) سنگترہ
مرنے کے اعتبار سے تمام میوؤں سے زیادہ لذیذ اور دیکھنے میں زیادہ خوشنما اور
پائذاری میں زیادہ دیر پائے (۷) کھانے کے بعد ایک پیالی قبوہ پی لیا کہ لیکن شراب ہرگز ہرگز
دہی کیونکہ اس کا فائدہ بہت ہی کم اور اس کا نقصان بہت زیادہ ہے اور اس کا گناہ بہت
بڑا ہے (۸) پانی کا ایک مٹکا ایک چھوٹے کنبے کو ایک دن پینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔
(۹) آدمی مزاج کے اعتبار سے تمام حیوانات میں زیادہ معتدل ہے اور کام کے لحاظ
سے زیادہ کامل ہے اور احساس کے اعتبار سے جبکہ زیادہ لطیف [نازک] گہرائی
تک پہنچنے والا ہے۔ (۱۰) فضا صاف ہو گئی ہے اس لئے تمہیں اس میں ایک
ہتھیلی برابر [بھی] اب نہیں دکھائی دے گا۔ (۱۱) میرے پاس دو گز ریشمی کپڑا
اور تین گز اونی کپڑا ہے (۱۲) باپ کا دل خوشی سے بھر گیا جب اسے خبر پہنچی کہ
اس کے لڑکے کامیاب ہو گئے ہیں۔ (۱۳) ہیڈ ماسٹر نے جب دیکھا کہ طلبہ کامیاب
ہو گئے ہیں تو دل میں خوش ہو گیا (۱۴) سب سے اچھا کام وہ ہے جس کا نتیجہ جلد

نکلے اور فائدہ زیادہ ہو۔ (۱۵) میرے بیٹے نے کتاب عزیز [قرآن کریم] کی بیرونی کی۔ تو میرا سرور زیادہ ہو گیا اور اس کی فرحت بڑھ گئی۔ چونکہ میں باپ ہوں اور میرا بچہ [چراغ] اس لئے اس نے مجھے عمر بھر اُف تک نہ کہا:

مشق نمبر ۱۰۳ (قرآن سے)

(۱) اللہ نسب سے اچھا نگہبان ہے اور رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (۲) ہم نے زمین میں شگاف ڈال دیئے چشموں سے (۳) تم نہیں جانتے ان میں سے کون تمھارے فائدے کی رو سے تم سے زیادہ قریب ہے [کون ایسا ہے جو تمھیں جلد از جلد فائدہ پہنچائے]۔ (۴) جو لوگ ظلم کی رو سے [ناجا طور پر] یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھری ہوئے ہیں اور عتق قریب وہ [دوزخ کی] دہکتی آگ میں جھلسیں گے۔ (۵) [اے پیغمبر!] انھیں کہہ دو کہ کیا ہم تمھیں وہ لوگ بتلا دیں جو [اپنے] کاموں میں سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں؟ [ہاں تو] وہ وہ ہیں جن کی کوشش صرف دنیا کی زندگی میں [دنیا کے مشغلوں میں] [کھوئی گئی ہے حالانکہ وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ (۶) تو انھیں عتق قریب معلوم ہو جائے گا کہ کون شخص مکان [درجہ] کے لحاظ سے بدتر اور شکر [ساتھیوں] کے لحاظ سے زیادہ کمزور ہے (۷) اور [شیکل کی] آخرت درجات کے اعتبار سے بڑی شاندار اور فضیلت کے اعتبار سے بھی بڑی شاندار ہے (۸) [اے زمانہ والو!] تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بڑے غصے کی ہے کہ تم وہ بات کہو جو کہو نہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو

پسند فرما لے جو اس کی راہ میں ایسی مضبوط صف بنا کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ بنائی ہوئی عمارت ہیں [جو ہلکے نہیں ہلتی] (۹) [اے پیغمبر! تم کہا کرو کہ اے میرے رب مجھے علم میں بڑھا تا چلا جا] میرا علم زیادہ کرتا رہ۔ (۱۰) اور بہتیرے گاؤں [والوں] نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے اس معاملہ کا سخت حساب لیا اور ہم نے انہیں بڑی طرح سزا دی :

مشق نمبر ۱۰۳ (اردو سے عربی)

- (۱) اِشْتَرَيْنَا تَوْلَةً ذَهَبًا [یا مِنْ الذَّهَبِ] بِمِثْقَةِ رُوبِيَّةٍ۔
- (۲) يَحْصُلُ [یا يُوجَدُ] فِي بَيْبَائٍ فِي هَذِهِ الْاَيَّامِ مِنْ قَحَاٍ مِثْقَسَ عَشْرَةِ رُوبِيَّةٍ (۳) اَلْاَنْ شَرَبْتُ فِجْجَانَيْنِ قَهْوَةٍ [یا مِنْ الْقَهْوَةِ]
- (۴) سِرْطَانٍ مَمْنًا [یا مِنْ السَّمَنِ] يَكْفِي لِسِتَّةِ اَسْطِیَالٍ لَحْمًا [یا مِنْ اللَّحْمِ] (۵) حَمُودٌ اَصْغَرُ مِنْ خَالِدٍ سِنًا لَكِنَّهُ اَكْبَرُ مِنْهُ عِلْمًا
- (۶) اَلْجَمَلُ اَشْهَرُ الْحَيَّوَانِ جَسَامَةً وَانْقِيَادًا وَقِنَاعَةً (۷) اَنْبَهَ اَشْهَرُ الْقَوَائِدِ فِي الْهِنْدُو بَاكِسْتَانِ طَعْمًا وَرُوحَةً (۸) لَتَا سَمِعْتُ خَبْرَ نَجَاحِ اَخِيكَ فَاَضَّ قَلْبِي سُرُورًا (۹) الْكَبِيرُ مِنْ هُوَ اَكْبَرُ عِلْمًا وَعَقْلًا (۱۰) هَذَا الْبَيْتُ عَشْرُونَ ذِیلاً طَوَّلًا وَخَمْسَةُ عَشَرَ ذِیلاً عَرْضًا :

مشق نمبر ۱۰۶

آنے والے جلوں کو خالی جگہوں میں تمیز کے مناسب الفاظ رکھ کر پورا کرو۔

(۱) قِیمَةُ (۲) طَعْمًا (۳) قَوْلًا (۴) حِجْمًا، نَوْراً (۵) عُنْقًا،
رِيشًا، جِسْمًا، بَأْسًا يَاهَيْبَةً +

تنبیہ :- مذکورہ الفاظ کے علاوہ اور الفاظ بھی رکھ سکتے ہو +

مشق نمبر ۱۰۷

آنے والے [یا ذیل کے] اسموں میں سے ہر ایک اسم کو ایک
مناسب جملہ میں تمیز بناؤ :-

- (۱) عِنْدِي مِنْ سُكَّرٍ (۲) الْاَسَدُ اشْتُدَّ بَأْسًا (۳) هَذَا
الْبَيْتُ خَمْسُونَ ذِرَاعًا طَوْلًا (۴) مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ اخْلَاقًا (۵) اشْتَرَى
عِشْرِينَ رِطْلًا لَبَنًا [یا من اللبن] (۶) هَذَا الْمَقَامُ أَحْسَنُ هَوَاءٍ
(۷) اشْتَرَيْتُ رِطْلًا مِنْ بَنٍ بَرِيَّتَيْنِ (۸) خَالِدٌ اشْهَرَ اَعْبَاءَ فِی لَعِبِ
الصُّوْلَجَانِ (۹) الذَّهَبُ اُسْرَفُ نَسَاءٍ مِنَ الْفِضَّةِ (۱۰) فِی الْمَكْتَبَةِ
اَلْوُفُّ مِنَ الْكُتُبِ (۱۱) رِطْلٌ مِنْ عَسَلٍ خَيْرٌ مِنْ رِطْلَيْنِ سُكَّرٍ
(۱۲) حَضَرَ الْيَوْمَ فِی الْمَدْرَسَةِ مِثَّةٌ تَكْلِیدِ +

تنبیہ :- محض مثال کے طور پر مذکورہ جملے بنائے گئے ہیں تم ہر ایک جملہ کی جگہ تہ

اور مختلف بنا سکتے ہو۔ اسی طرح آئندہ بھی سمجھا کرو +

مشق نمبر ۱۰۸

آنے والے جملوں میں تمیز کی موجودہ صورت کو دوسری ہر ممکن صورت سے بدل دو اور تمیز کی

اس تبدیلی سے ممیز میں جس تبدیلی کی ضرورت پیش آئے اسے بھی ملحوظ رکھو۔

- (۱) جَزَّةٌ مَّاءٍ، جَزَّةٌ مِّنْ مَّاءٍ يَّامِنُ الْمَاءِ (۲) مَثْقَالُ ذَهَبٍ، مَثْقَالُ مِّنَ الذَّهَبِ - مِّنْ رِّطْلٍ نُّحَاسٍ يَّامِنُ رِّطْلٍ مِّنَ النُّحَاسِ (۳) يَأْتِي ذَلِكُمْ كَتَايُنَ (۴) سَلَكْتَيْنِ عِنَبًا يَّامِنُ عِنَبٍ (۵) رِقْطَا رَصَابُونٍ، رِقْطَارًا مِّنَ الرِّصَابُونِ (۶) نِصْفُ صَاعٍ بَرٍّ يَّانِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بَرٍّ +

مشق نمبر ۱۰۹

جواہر و ذیل کے جملوں میں مذکور ہیں ان کی تمیز مناسب معدودات سے بناؤ،

- (۱) اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، ثَلَاثُونَ يَوْمًا، اِسْرَبْعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً
(۲) مِثْقَةُ مِثْقَلٍ، عِشْرُونَ ذِرَاعًا (۳) تَلِيذِي، مَعْلِيًا (۴) مِثْلًا،
(۵) حُجْرَاتٍ +

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیز مکمل (ماپ) ہو:-

اِشْتَرَيْتُ قَطَا نَرًا بَرًّا - بَعْتُ مَكْدِينَ اَرُشًا - عِنْدِي قَدَحٌ لَبَنًا

(۲) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مجرور ہو اور ممیز و نمران ہو:-

عِنْدِي رِطْلٌ سَمْنٍ لِّمَا رِطْلٌ مِّنْ سَمْنٍ - خُذْ مَثْقَالَ ذَهَبٍ [يَا مَثْقَالَ]

مِّنْ ذَهَبٍ [اِشْتَرَيْتُ مِّنْ سَكْرٍ] [يَا مَعًا مِّنْ سَكْرٍ] -

(۳) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز منصوب ہو اور ممیز مساحۃ کا کوئی اسم ہو:-

عندنا ذراع حوبراً۔ فذان حَقْلًا۔ الطريقُ خمسون ميلاً طوًلاً۔
(۴) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز جمع مجرور سا ہو اور ممیز عدد میں
سے کوئی اسم ہو: عندك ثلاثة أسطالٍ من الثمر۔ عندك أربعة
أقلامٍ اللّين۔ عندك عشرة دسراهم۔

(۵) ایسے تین جملے بناؤ جن میں تمیز مفرد منصوب ہو اور ممیز کوئی اسم
عدد ہو: في الدار اثنتا عشرة حُجُرةً وعشرون باباً
وخمسون شُباباً۔
(۶) عندك خمسة أفلام۔ (راہے فی بیتہ) عشرة اولاد۔ اللّبن مملوءٌ في مائة كأس۔
(۷) تین جملے ایسے بناؤ جن میں ممیز جمع کے اندر ملحوظ ہو: طاب لستاذ
نفساً۔ كبر الكذب ذنباً۔ اخي أكثر مني علماً۔

مشق نمبر ۱۱۱ (عربی سے اردو)

(۱) لشکری آگئے مگر سپہ سالار (نہیں آیا) کیونکہ وہ بیماروں اور زخمیوں کے
مددگار میں مشغول ہے، اور وہ کل یا پرسوں آجائے گا۔ (۲) تمام لوگ آرام
سے زندگی بسر کرتے ہیں مگر سست اور بے اخلاق (۳) مسلمان بیدار ہو چکے ہیں
مگر منافقین، ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو کافروں کو اپنا دوست بنا رہے ہیں جب کہ
ان [کافروں] نے اپنے دلوں کی ملاوت اور بغض کا اظہار بھی کر دیا ہے اور بہت سے
مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے اور مسلمانوں کو غلام بنانے اور انہیں ذلیل کرنے کے سوا
تمام باتوں سے انکار کر رہے ہیں [یعنی مسلمانوں کو غلام اور ذلیل بنانے کے سوا اور کچھ
نہیں چاہتے] (۴) میں نے تمام پڑوسیوں سے دوستی کی مگر تکبر کرنے والوں سے

[دوستی نہیں کر سکا] (۵) تیرے مرنے کے وقت تیرے دل کے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہو گا۔
 (۶) حال نکرہ مشتق کے سوا [کوئی لفظ] واقع نہیں ہوتا۔ مگر بعض صورتوں میں حال معرفہ
 اور اسم جامد [بھی] ہو جاتا ہے (۷) دیوانِ لؤلؤ القاسمیہ اور غنیمت کے سوا تمام شعراء
 کے کلام عشقیہ مضامین سے خالی نہیں ہیں (۸) کتاب کے سوا میرا کوئی انیس [غیر] نہیں
 ہے۔ (۹) پختہ ارادے والے، کوشش کرنے والے، سخی، صاحبِ علم و
 عقل کے سوا کوئی سردار [لیڈر] نہ بنا، اور جاہل، سست، بخیل اور غوغرض
 کے سوا کوئی ذلیل نہ ہوا۔ (۱۰) پرہیزگار کے سوا تیرا مال کوئی نہ کھائے اور پرہیزگار
 کے مال کے سوا تو کسی کا مال نہ کھا (۱۱) میں حق [سچائی] کے سوا کسی کی پیروی
 کروں گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈروں گا +

اشعار

ہر مرض کے لئے کوئی دوا ہے جس سے اس کا علاج کیا جائے۔ مگر حماقت
 [ایسا مرض ہے] جس نے دوا کرتے والوں کو تھکا دیا۔
 سنو! اللہ کے سوا سب باطل ہے اور ہر ایک نعمت لامحالہ زوال پذیر ہے +

مشق نمبر ۱۱۲ (قرآن سے)

(۱) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا "آدم کو سجدہ کرو" تو انہوں نے [سجے]
 سجدہ کیا مگر ابلیس نے [نہیں کیا] (۲) یہ ناچیز زندگی [دنیاوی زندگی] اور کچھ
 نہیں مگر ہولعب [ایک کھیل] ہے۔ (۳) بلکہ اگر اور کسی کو نہیں گھیرتا مگر اپنے

صاحب کو [مکر کرنے والے کو]۔ (۴) تو ہم نے اس [گاوڑوں] میں ایک گھر کے سوا
مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔ (۵) حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا چیز ہے؟
(۶) اللہ کے سوا غیب [کی باتیں] کوئی نہیں جانتا۔ (۷) کیا احسان کا بدلہ
احسان کے سوا [اور کچھ] ہے؟

مشق نمبر ۱۱۳ (اردو سے عربی)

(۱) نَحْنُ الْأَوَّلَادُ كُلُّهُمْ إِلَّا الْكُسْلَانَ (۲) الْمُسْلِمَاتُ يَخْجُوْنَ
مَعَ الْحَبَابِ إِلَّا الْخَالِدَةَ (۳) مَا أَكَلْتُ مِنْ هَذِهِ الْفَوَاكِهِ إِلَّا
بِرْتَقَالٍ (۴) لَا يَخَافُ الْمُسْلِمُ إِلَّا اللَّهَ (۵) صَادَقْتُ جَمِيعَ النَّاسِ
إِلَّا الْمَكْتَبِرَ (۶) لَا تَعْبُدُ أَحَدًا غَيْرَ اللَّهِ (۷) حَضَرَ الْأَوَّلَادُ كُلُّهُمْ
فِي مَدْرَسَتِنَا إِلَّا مُحَمَّدًا (۸) نَحْبَتِ الْبَنَاتُ كُلَّهُنَّ إِلَّا ابْنَتَنَا
كَسْلَانَةً أَلْقَى أَضَاعَتَ أَوْقَاتِهَا فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ +

مشق نمبر ۱۱۳

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مستثنیٰ یا لے سے پُر کرو اور اعراب لگاؤ۔
نیز جن مقامات میں اعراب کی دو صورتیں جائز ہیں انہیں ظاہر کرو:-
(۱) إِلَّا أَمِيرَ الْقَافِلَةِ يَا اور کچھ (۲) إِلَّا جِزْءَ مِنْهُ (۳) إِلَّا وَلَدٌ
مَجْتَهِدٌ يَا إِلَّا وَلَدًا مَجْتَهِدًا (۴) إِلَّا بِالتَّجَارَةِ (۵) إِلَّا يَوْمًا (۶) إِلَّا
عَلَى أَمْرِهِ (۷) إِلَّا عَمَلُهُ (۸) إِلَّا الْخَوْفَ +

آنے والے جملوں میں غیر کے ذریعہ استثناء کرو اور مستثنیٰ اور لفظ غیر کو
اعراب لگاؤ :-

(۹) غَيْرَ وَرْدَةٍ (۱۰) غَيْرَ عَمَلِهِ (۱۱) غَيْرَ الذَّهَبِ (۱۲) غَيْرَ عَزَالَةٍ
(۱۳) غَيْرَ يَا غَيْرُ مُحَمَّدٍ (۱۴) غَيْرَ يَا غَيْرُ الْقَائِدِ :-

خالی مقامات میں مخدوف الفاظ کو رکھ کر ذیل کے جملے پورے بناؤ :-

(۱۵) لَا تَعْتَمِدُ (۱۶) مَا أُعْطِيَتْهُ إِلَّا قَلْبًا (۱۷) لَا يُحْمَدُ أَحَدًا (۱۸) مَا شَرُّهُ
(۱۹) قَدِيمَ الْجَنُودُ (۲۰) فَانْزِلْنَا الْمَذَّةَ :-

مذکورہ جوابات صرف ایک مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ ان کی جگہ بہتر
جوابات لکھے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح ہر موقع پر سمجھو

مشق نمبر ۱۱۵

ذیل کے اسموں میں ہر ایک اسم کو کسی جملے میں مُسْتَشْنٰی (منہ بناؤ مثلاً :-

(۱) فَتَحَتْ الْأَبْوَابُ إِلَّا الْبَابَ الْمَغْرِبِيَّ (۲) فَانْزِلْنَا الْجَارَ إِلَّا تَاجِرًا
كَذُوبًا (۳) لَا أُحِبُّ الْمَدِينَةَ إِلَّا مَدِينَةَ صَافِيَةِ الْهَوَا (۴) لَمْ
يَقْطَعْ إِلَّا شَجَارًا إِلَّا شَجَرَةً يَابَجَرَةً (۵) أَلْبَقُولُ كُلَّهَا نَافِعَةً
إِلَّا الْبَقْلَةَ الرَّوِيَّةَ (۶) تَفَحَّطِ إِلَّا نَهَارًا كُلَّهَا إِلَّا نَهْرَةً :-

(۷) لَمْ يَخْضُرِ التَّلَامُذَةُ إِلَّا الْأُنَّ الْأَتْلِيذِينَ يَا تَلْمِذَانِ :-

(۸) طَاسَرَتِ الْعُيُوسُ إِلَّا طَائِرًا (۹) مَضَى اللَّيْلُ إِلَّا بَعْضُهُ (۱۰) سَارَ
الْمَسَافِرُونَ غَيْرَ الْمَرْضَى :-

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُسْتَشْفٰی بِاَلَا واجب النصب ہو۔
جاء القوم اِلَا سَيِّدَهُمْ - حضر السلا مِندَةُ اِلَا نَرِيْدَا -
فَجَدُوْا اِلَا اَبْلِيْسَ -

(۲) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُسْتَشْفٰی بِاَلَا کے اعراب کی دو صورتیں جائز ہوں۔
ماَحْضَرِ الْقَوْمِ اِلَا سَيِّدَهُمْ يَا سَيِّدَهُمْ . هل نَجْعَتِ الْاَشَارُ اِلَا
تَفَاحًا، يَا تَفَاحُ - مَاسَرْتُ مَعَ اَحَدِ الْاَنْرِيْدَا يَا نَرِيْدَا -

(۳) تین جملے ایسے مرتب کرو کہ جن میں مُسْتَشْفٰی بِاَلَا کا اعراب موقع
کے اقتضائے مطابق ہو۔

ماَحْضَرِ اِلَا تَلِيْدُ - مَا رَاَيْتُ اِلَا تَلِيْدَا -
مَا كَتَبْتُ اِلَا بِالْقَلَمِ -

مشق نمبر ۱۱۷

اس مشق کے جملے آسان ہیں اس لئے صرف اشعار کا ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

(۱۲) اے معین الملک اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو اچھی طرح صبر [برداشت] کرو۔
کیونکہ صبر جمیل کا انجام اچھا ہی ہوتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رات جب اس پر
خوب تارکی چھا جائے تو وہ صبح کی روشنی کی دلیل ہو جاتی ہے +



جب [کوئی خاص] شخص تکلف بغیر تیرا لحاظ نہ رکھے [تکلف سے محض

دکھائے کے لئے تیرے ساتھ میل جول رکھے [تو تو اسے چھوڑ دے اور اس پر کوئی
بڑا افسوس نہ کر جب کہ اخلاص محبت طبعیت میں نہ ہو، تو مکلف سے آئی
ہوئی محبت میں کوئی خیر نہیں ہے۔

اگر تو مجھ سے قریب ہو گا تو میری محبت بھی تیرے قریب آتی جائیگی۔ اور اگر تو مجھ سے
دور ہو گا تو مجھے بھی اپنے سے دور ہونا پڑے گا۔ [حقیقت یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی
اپنی زندگی میں اپنے بھائی سے [ہر ایک دوسرے سے] بے نیاز ہے۔ اور ہم جب عطا ہیں
تو اور زیادہ بے نیاز ہو جائیں گے +

مشق نمبر ۱۱۸ (قرآن سے)

(۱) اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی عطا فرما اور آخرت میں
بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچالے (۲) اے
پیغمبر! کہا کہ واللہ! ملک کے مالک تو [اپنا ملک] جسے چاہتا ہے اسے دیتا
ہے اور [اپنا] ملک جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عت
دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں [سب] بھلائی ہے۔
تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۳) اے اسرائیل [یعقوب] کی اولاد! میری
اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھیں۔ (۴) اے اطمینان والی جان! ا
پنے رب کی طرف راضی ہو کر اور اس کی پسندیدہ ہو کر لوٹ جا (۵) ہم نے کہا
اے آگ! تو ابراہیمؑ پر ٹھنڈی اور سلامتی [بے ضرر] ہو جا (۶) اے یوسفؑ!
اے بڑے راستباز! ہمیں سات موٹی کالیوں کی نسبت فتویٰ دیجئے [تعبیر تولا]

جنہیں دوسری سات لائے گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز خوشوں اور دوسرے خشک [خوشوں کی] نسبت بھی [فتویٰ دیجئے] (۷) اے ہارون کی بہن! [اے مریم!] نہ تیرا باپ کوئی بڑا آدمی تھا نہ تیری ماں بدکار تھی۔ (۸) [ہارون نے موسیٰ سے] کہا اے میری ماں کے بیٹے! [اے میرے بھائی] میری داڑھی مت پکڑ نہ میرا سر [نہ میجر سر کے بال پکڑ] (۹) اسمعیل نے ابراہیم کو کہا اے ابا جان! آپ وہ کر ڈالیں جس کا آپ کو [اللہ کی طرف سے] حکم دیا جاتا ہے [مجھے ذبح کر ڈالئے] اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر لوگوں میں سے پائیں گے (۱۰) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (۱۱) انھوں نے [فرشتوں نے] کہا تو پاک ہے ہمیں تو اور کوئی علم نہیں مگر وہی علم جو توتے ہمیں سکھلا دیا ہے بیشک تو ہی تو ہے بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا۔ (۱۲) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستی [درست ہے] نہ کالی گلوچ نہ لڑائی جھگڑا ۛ

مشق نمبر ۱۱۹ (اُردو سے عربی)

(۱) یا عبد الکرم لِمَ لَا يَجْمَعُهُدُ أَنْ تَكُونَ فَائِزًا فِي الْإِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ
(۲) يَا ابْنَ عِمْرَةَ يَنْقُطُ كُلُّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَأَمْسٍ مَعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ (۳) يَا
بَنِي الْحَاجَةِ اسْمِعِلْ أَتَبِعُوا أَبَاكُمْ الصَّالِحَ وَكُونُوا خُلَفَاءَ سَامِدِينَ۔
(۴) أَيُّهَا الشُّبَّانُ افْهَمُوا الْقُرْآنَ الْحَكِيمَ وَاعْمَلُوا بِحُدَايَتِهِ، فَإِنَّ فِي
هَذَا لَفَرْحَكُمْ وَفَلَاحَ قَوْمِكُمْ (۵) يَا تَلْمِذَانِ تَقْرَأُ هَذَا الْكِتَابَ
وَتَحْفَظُ مَا فِيهِ [يَكْفِكَ فِي عِلْمِ الصَّرَافِ وَالنَّوْءِ] (۶) لَا كِتَابَ أَنْفَعُ

من القرآن الحکیم (۱) لا کتاب عندی ولا قراطس (۲) لا
وسيلة للنجاة افضل من توحيد الله :

مشق نمبر ۱۲۰ (من القرآن)

(۱) اور کافروں نے کہا اس قرآن کی طرف کان نہ لگاؤ اور اس کے درمیان
فضول بکواس کیا کرو شاید تم غالب آجاؤ (۲) اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی
ہے جو [سب کو] اللہ کی طرف بلاتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو
مسلمین [اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکانے والوں] میں سے ہوں۔ اور بھلائی اور بُرائی
[درجے میں] مساوی نہیں ہو سکتی ہیں۔ تم ایسے طریقہ سے ممانعت کرتے رہو جو
بہترین طریقہ ہو [ایسا کرو گے] تو ناگہاں [ایسا معلوم ہو گا] کہ وہ شخص کہ تمہارا
اور اس کے درمیان غداوت تھی گویا ایک بڑا گہرا دوست ہو گیا ہے۔ لیکن یہ طریقہ
حاصل نہیں ہوتا مگر انہی لوگوں کو جو صبر [اور ضبط] کیا کرتے ہیں اور یہ طریقہ نہیں
بیتراہتا مگر بڑے نصیب والے کو۔ اور اگر شیطان کی طرف سے تمہیں کوئی وسوسہ عسوس
ہو تو شیطان مردود ہے [اللہ کی پناہ طلب کیا کرو] (۳) تو جس شخص کے دانتیں ہاتھ
میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ [بڑے اطمینان سے] کہے گا، ہاں لو میرا
نامہ اعمال پڑھ لو میں نے تو [چہلے ہی] سمجھ لیا تھا کہ میں ضرور اپنے [اعمال کے]
حساب کے روبرو ہونے والا ہوں [میرے اعمال کا حساب ضرور میرے سامنے پیش
آنے والا ہے] پس وہ پسندیدہ عیش [جنت کی زندگی] میں ہو گا۔ (۴) اور لیکن
جس کے دانتیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ کہے گا کاش مجھے پنا

نامہ اعمال نہ دیا جاتا اور میں سمجھتا تھا کہ میرا حساب کیا ہے! اے کاش میری زندگی
زندگی! فیصلہ کن ہو جاتی [اسی پر سب معاملہ ختم ہو جاتا]۔ مجھے میرا مال بھی
کچھ کام نہ آیا، میرا وہ بید بھی برباد ہو گیا۔ (۵) شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا، میرا مال
ہے کہ اس بات پر کہ تم آٹھ سال میری مزدوری کرو اپنی ان دولتوں میں سے ایک کا
تھکے ساتھ نکاح کرو۔ (۶) اے میرے بیٹا! جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے
بھائی کی تلاش کرو۔ اور اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اللہ کی رحمت سے
کوئی ناامید نہیں ہوتا ہے مگر کافر لوگ [جو اللہ کو نہیں مانتے] +

مشق نمبر ۱۲۱

(امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اپنے سپہ سالار کو خط لکھا
جب تم کو جہاد کرنے کے لئے ساتھ لے کر چلے میں تشدد نہ کرو اور اپنی قوم کو غصہ
نہ دلاؤ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کرو۔ اور عدل و انصاف کا استعمال رکھو
اور ظلم و جور بے انصافی [اپنے پاس پٹھان نہ دو۔ یہ حقیقت ہے کہ جس قوم نے ظلم
کیا وہ [کبھی] کامیاب نہیں ہوتی اور نہ اپنے دشمن پر انھیں فتح و نصرت حاصل
ہوتی۔ اور جب تم فتح پا جاؤ تو نہ کسی شیر خوار بچے کو قتل کرو نہ بوڑھے کو نہ عورت کو
نہ کسی طفل [نابالغ بچے] کو نہ کسی کھجور کے درخت کو چیر نہ کھیتی کو آگ لگاؤ نہ
کسی پھلدار درخت کو کاٹو اور جب تم کسی کے ساتھ معاہدہ کرو تو بے وفائی و خلاف
وردی [نہ کرو اور جب تم نے باہم صلح کر لی تو اسے نہ توڑو۔ اور تمھارا گزر ایسے

لوگوں پر بھی ہو گا جو گر جا گھر فل میں تارک الدنیا ہوں گے۔ جنہوں نے اللہ کے لئے دنیاوی لذت سے کنادہ کشی اختیار کی ہے، تو ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب اگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انہیں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے [اپنے حال پر] چھوڑ دو اور خانقاہوں کو نہ توڑو اور نہ انہیں قتل کرو۔ والسلام

مشق نمبر ۱۲۲ (طغرائی کے اشعار)

(۱) میرے اپنے نفس [شخصیت] کی قدر شناسی نے اس کی [یعنی نفس کی] قیمت برصادی ہے۔ اس لئے میں نے اسے ارزانی قدر اور اوچھے پن سے محفوظ رکھا ہے۔

(۲) [یاد رکھ] سب بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے معتمد میں سے سب سے زیادہ تیرا قریب ہے [یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے]، اس لئے لوگوں سے جو کنارہ کر اور [صرف] رسمی طور پر ان سے میل جول رکھا کر [یعنی کسی پر پورا اعتماد نہ رکھا کر] +

موسم بہار کی تعریف میں ابوتامہ حبیب بن اوس کے اشعار

(۱) اے میرے دو دوستو! اپنی نظروں کو دوزخ دھڑاؤ۔ تم رہے زمین کو اسطرح زمین کو دیکھو گے [اس پر] کیسے نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔

(۲) تمہیں ایسا آفتابی روز روشن نظر آئے گا جسے ٹیلوں کے پھولوں نے ایسا آراستہ [اور ٹھنڈا] کر دیا ہے گویا وہ باہتانی دن بن گیا ہے۔

(۳) وہ ٹیلے ایسے ہو گئے ہیں کہ ان کے باطن [اندرونی] ان کے ظاہر [سطح] کے لئے ایسے

پھول گھر گھر کر نکال رہے ہیں کہ ان سے دلوں میں روشنی بچنے لگتی ہے۔
(۴) یوں تو دنیا ایک گھر میرے کرنے کی جگہ ہے مگر جب صل پہاڑ آتی ہے تو وہ ایک
تماشا گاہ بن جاتی ہے +

مشق نمبر ۱۲۳

(ایک خط ایک لڑکی کی طرف سے) میں ماں کو جب وہ [لڑکی] مدرسہ پہنچ جاتی ہے
میری محرومہ اما جان!

سلام اور اچھے آداب آپ کی بیٹی کی طرف سے پیش ہیں۔ بعد ازاں میں عرض کرتی ہوں
کہ آپ کے پاس میرے وجود کی غیر حاضری کی وجہ سے میرا دل آپ سے غیر حاضر نہیں ہے
کیونکہ آپ ہر وقت میرا خیال اور میرے اظہار کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ ہر وقت آپ
کی ذات میرے دل اور دماغ میں موجود ہے۔

اما جان! میں جب مدرسہ پہنچی تو میرا دل گھبرانے لگا اور دنیا میری نظروں میں
اندھیر ہو گئی۔ یہاں تک کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب میں پھر کبھی آپ کے
دیدار حاصل نہیں کروں گی۔

تو اُستانیوں نے میری حالت کو ناظر لیا اور میرے سامنے علم و ادب کے فوائد پیش
کرنے لگیں اور مجھے جلد سے لگیں کہ لڑکی کی تربیت [پرورش] ان دونوں چیزوں
کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔ تو مجھے خیال آیا کہ میری ماں اور کچھ نہیں چاہتی مگر
صرف یہ کہ وہ مجھے ایک ایسی مکمل [تربیت یافتہ] لڑکی دیکھے جو ہر دیکھنے والے کو مسرور
کرتی ہے [جس کی خوبیوں سے ہر شخص خوش ہو جائے] بس اس [خیال] میں اور اس

[ہمیشہ] میں میرے لئے اچھی خاصی تسلی اور تسکین [پیدا] ہو گئی۔ [بس اتنی تسلی
آخری] میری ہمت پریشانی اور غم کے گڑھے سے نکل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور میرا دل
مڑھلانے کے بعد پھر کشادہ [تر و تازہ] ہو گیا۔ اس کے بعد ہم اللہ میں نے تو تعلیم و
تہذیب کے میدان میں ایک بڑا فاصلہ طے کر ڈالا۔ اب تو مجھے کسی بات کی کمی [ضرورت]
محسوس نہیں ہوتی مجھ آپ کی نیک دعاؤں کے کہ میری کوشش کامیابی سے قریب ہو جائے
اور میں آپ کو منہ بتانے کے لائق ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے، والسلام۔
آپ کی بیٹی فلاح

مشق نمبر ۱۲۳

(جواب)

میری پیاری [بیٹی] وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہمیں تمہارا خط مؤرخہ فلاں تاریخ کا موصول ہوا۔ اور اس سے ہمارے دلوں کو کچھ
الطینان حاصل ہوا۔ کیونکہ تمہاری جدائی نے ہم سب کی خوشی کو بچ سے اور ہماری حالت
کو مشقت سے بدل دیا تھا۔ خصوصاً میں تمہاری ماں تو ایک عرصے تک رات اور دن و جاہل
اکسوہاتی رہی اور ہم اسی حال میں رہے یہاں تک کہ تمہارا خط ہمیں ملا جو تمہارے دست
حالات کا اظہار کرتا ہے۔ نیز تم نے جو کچھ صبر جمیل اور اشتغال مدد سہ کا شوق و اختیار کیا
ہے اس کی بھی تشریح کر رہا ہے۔ اس لئے ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ وہ
تمہیں ہمیشہ مافیت کے لباس میں [آراستہ] رکھے اور تمہیں خوب ثابت قدمی
عطا فرمائے اور تمہیں بہت قریب میں تمہاری منزل مقصود تک پہنچائے اور

تمام آفات سے محفوظ رکھے ، والسلام۔

تمھاری والدہ فلانہ

مشق نمبر ۱۲۵

(ذیل کی عبارت میں نعت حقیقی اور سببی میں امتیاز کرو)

قاہرہ ایک بڑا شہر ہے جاپنی رونق اور خوبصورتی میں بہت سے یورپی شہروں سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور ابھی پچھلے دنوں میں اس کے باشندوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اس میں بہت سے کشادہ میدان اور گھنے باغات ہیں اور جب تم اس کے اطراف میں چکر لگاؤ گے تو ایسے محلات نظر آئیں گے جن کی عمارتیں بہت اونچی ہیں۔ اور مسجدیں جن کے قبة بہت بلند ہیں اور محلے جن کے راستے کشادہ ہیں۔ نیز تمھیں بہت سے کارخانے اور تجارت کی منڈیاں اور کام کرنے والے ملیں گے۔

ہر موسم سرما میں دو مہینے تک بہت سرد مہلکت یہاں آپہنچتے ہیں تو جب تک وہ چاہتے ہیں اس کے صاف شہرے آسمان کی نیچے قیام کرتے ہیں اور اس کی معتدل اور عمدہ ہوا سے مستفید ہوتے ہیں ؟

مشق نمبر ۱۲۶

(آئے والے جلوں میں نعت - خیال اور حال میں تمیز کرو)

(۱) کسی کی ملاقات کے لئے نہ جایا کرو۔ جب کہ آسمان مینہ برسا رہا ہو۔ تاکہ تم سبکے کپڑوں اور لٹھرے ملبے جوتوں میں اس کے سامنے نہ جاؤ۔ کیونکہ یہ بڑا عجیب ہے ؟

(۲) اہم عادل [منصف مزاج سرور ابراہادشاہ] اس باپ کی مانند ہے جو اپنے بچوں پر بڑا شفیق ہے جو بچپن میں ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور بڑے پن میں ان کی رہنمائی کرتا رہتا ہے +

(۳) سنگترے کا ذائقہ لذیذ ہے۔ اس کی بو بھی ہے اور سروی کے میوے میں دیر پامیوہ ہے +

(۴) سکونت کے لئے شور و غل سے بھرے مقامات کی نسبت خاموش مقامات زیادہ اچھے ہیں +

مشق نمبر ۱۲۷

غالی جگہوں میں مناسب صفتیں رکھو۔ مثلاً :-

- (۱) الصَّافِي (۲) الْكَدِيدُ [مثلاً: كَدَلًا] (۳) الْحَسَنَةُ (۴) الْقَلْبَتِيَّةُ
- (۵) الْغَنَاءُ (۶) الْكَثِيرَةُ (۷) الْأَوْدَاقُ (۸) الصَّدُوقُ (۹) الْكَثِيفُ
- (۱۰) الضَّيْقُ (۱۱) الصَّالِحِينَ (۱۲) الْمَمْلُوءَةُ (۱۳) بِالضُّوْضَاءِ
- (۱۴) الْعَامِلِينَ (۱۵) الْجَاهِدِينَ +

مشق نمبر ۱۲۸

غالی جگہوں میں کوئی مناسب موصوف رکھو۔ مثلاً :-

- (۱) الزَّجَالُ (۲) الْجَاهِدُونَ (۳) مَعْدِنُ (۴) الْعَصَبُ (۵) مَحَابَّةُ
- (۶) الرِّهَقُ (۷) الرِّهَانُ (۸) مَطَرُ

مشق نمبر ۱۲۹ ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اوصاف نعت واقع ہوں مثلاً :-
 (۱) العرب قومٌ کریمٌ طبائعہم (۲) فی الحدیقۃ اشجارٌ بآسِقۃ فرحانہا
 (۳) عمرٌ رجلٌ سخی (۴) ہذا خطیبٌ مؤثرٌ کلامہ (۵) جاءٌ ولدٌ نظیفٌ
 ملائمٌ (۶) مدیرٌ للدراسة حسنٌ ہندامہ (۷) طلعت فی السماء نجومٌ
 ساطعٌ نوراً (۸) فی ہذہ العارۃ طبقاتٌ عالیاتٌ +

مشق نمبر ۱۳۰

ایسے جملے بناؤ جن میں ذیل کے اوصاف نعت سببی واقع ہوں۔ مثلاً :-
 (۱) جاءٌ ولدٌ عاقلٌ اخوہ (۲) فی المسجد مناسرۃٌ شاہقٌ بناءہ (۳) ہذا
 صورۃٌ جمیلٌ اطراہا (۴) ہذا بیتٌ واسعٌ صحنہ (۵) جاءنی نریذٌ
 المسافرُ ابوہ غداً (۶) اکثرت الولد الحسن ابولہ +

مشق نمبر ۱۳۱

ذیل کے جملے میں نعت مفرد کو تشبیہ اور جمع سے تذکیر و
 تانیث دونوں صورتوں میں تبدیل کرو :-

تثنیہ) عداوتان عاقلانِ خیرٌ من صدیقینِ جاہلینِ -
 عداوتانِ عاقلتانِ خیرٌ من صدیقَتینِ جاہلتینِ -
 جمع) العداء العاقلون خیرٌ من الاصدقاء الجاهلین -
 العدوات العاقلات خیرٌ من الصدیقات الجاہلات -

ذیل کے جملوں میں مفرد نعت کو جملہ و صغیر میں تبدیل کرو :-
 (۱) مررتُ بحیٍّ اشدَّ حمً بالشکوان (۲) سمعتُ صوتاً یطربُ -

- | | |
|---|---|
| (۳) نَالَتْ مَضْرْمَ نَزْلَةٍ تَعْلُو | (۴) سَقَيْتُ كُلَّهَا يَلْهَتْ |
| (۵) قَلِيلٌ دُرٌّ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُعَاذِرُ | (۶) اِقْبَلْ نَعْمًا يَنْفَعُ مِنْ اِخْرَاجٍ يَخْلُصُ |

وصفی جملوں کو مفرد نعت میں تبدیل کرو مثلاً :-

- | | |
|---|--|
| (۱) قَابَلْتُ وَلَدًا صَابِحًا | (۲) شَاهَدْتُ قَطَارًا سَرِيعَ السَّيْرِ |
| (۲) سَمِعْتُ خُطِيبًا مُؤَثِّرًا فِي سَامِعِيهِ | (۵) عَطَفْتُ عَلَى فَقِيرٍ عَفِيفٍ النَّفْسِ |
| (۳) اُحِبُّ كُلَّ عَابِلٍ مُتَّقِينَ عَمَلَهُ | (۶) رَكِبْتُ بَلْخَرَةً جَمِيلَةَ الْغُرَفِ |

آنے والے جملوں میں حال کو نعت سے بدل دو مثلاً :-

- | | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| (۱) جَاءَتْ بِنْتُ تَضْوَكُ | (۲) ظَهَرَ التَّوَسُّ السَّالِخُ |
| (۲) سَرَكِبْتُ حَصَانًا مُسَرَّجًا | (۳) ابْصُرْنَا الْبَرْقَ اللَّامِعَ |

ذیل کے ہر ایک جملے میں اس طرح تغیر کرو کہ جو الفاظ خبر ہیں وہ نعت بن جائیں۔ مثلاً :-

- | | |
|--|--------------------------------------|
| (۱) الْحَجْرَةُ التَّظْيِفَةُ جُدْرَانُهَا | (۲) الدَّرَسُ الْمَفْهُومُ مَعْنَاهُ |
| (۲) الْحَدِيقَةُ النَّاصِرَةُ أَزْهَارُهَا | (۳) شَرْهَرَةٌ نَاصِعٌ بِيَاضُهَا |

مشق نمبر ۱۳۲

- (۱) چھ جملے ایسے مرتب کرو کہ ہر ایک جملہ نعت حقیقی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر و تانیث اور افراد و تشبیہ و جمع میں مختلف ہوں مثلاً :-

جاء رجل صالح	جاءت امرأة صالح
جاء رجلان صالحان	جاءت امرأتان صالحتان
جاء رجال صالحون	جاءت نسوة صالحات

(۲) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نعت سبکی پر مشتمل ہو۔ اور صفتیں تذکیر و تانیث اور افراد و تشبیہ و جمع میں مختلف ہوں جیسے :-

رأيت ولدا صالحا ابوه	سأيت امرأة صالحا أمها
ولدين صالحين أبواهما	امرأتين صالحتين بنتاهما
اولادا صالحين أباءهم	نسوة صالحات بناتهن

(۳) چھ جملے ایسے بناؤ جن میں سے تین میں نعت کی جگہ اسمیت اور تین میں جملہ فعلیہ ہو مثلاً :-

هذا رجل أخوه صادق - ذاك رجلان أختاهما صاعدتان
جاءني رجل أبواهما صالحان -
تلك بنتك تفعلك - تارك بنتان تفعلان - هؤلاء بناتك يضحكن -

(۴) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین میں جملہ فعلیہ حال واقع ہوئے ہوں مثلاً :-

جاء حامداً وهو راكب - سأيت فاطمة وهي راكبة - جاءت النسوة

وَمِنْ ضَائِعَاتٍ - جاء سر شید یفْعُوكَ - جاءت فاطمة تفْعُوكَ - جاءت
النسوة یفْعُوكَنَّ

(۵) چھ جملے ایسے بناؤ کہ ان میں سے پہلے تین میں جملہ اسمیہ اور دوسرے تین
میں جملہ فعلیہ خبر واقع ہوں مثلاً -

هَذَا الْوَلَدُ يَقْرَأُ الْكِتَابَ	هَذَا الْوَلَدُ أَخُوهُ تَاجِرٌ
هَذَانِ الْوَلَدَانِ يَقْرَأَانِ	هَذَانِ الْوَلَدَانِ أَبُوهُمَا تَاجِرٌ
هَؤُلَاءِ الْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ	هَؤُلَاءِ الْوَلَدُ أَبُوهُمُ تَاجِرٌ

مشق نمبر ۱۳۳ (اردو سے عربی)

لی جھڑی - لیست جھڑی مضیقہ - بل ہی جھڑی واسعہ جمیلہ ملوثہ
جندلہا تر تفعہ سقفا - فیما ابوعہ شبا بینک طول کل متھا ذلحان
وعرضہ ذلح ووصف - کل شبا لک مریضہ فیہ قطع من الزجاج
الشفاف کی لا تمتم دخول النور اذا اطلق - لجمہری باب واسع ارتفاع
ثلاثہ اذ روع - ووضرا ماہ جمیلان جدا - فی جھڑی مضیقہ کبیرہ
مستطیلہ منقوشہ جوانہا الاربعہ - اضع علیما لکئی ہر تیب
سدید واکلام اسبا فی جالسہا عندہا - ولی جھڑی اکمر سیان منھما
وکسمہما جمیل فی الغایہ وسمیرہ حسن منقوشہ قطعہ وعلیہ
قرش نظیف منظرہ لطیف جدا و فی جانبیہا کبیرہ مذقہ

إِطَّاسُهَا وَمَاعَادِلُ الْأَشْيَاءِ لِلذَّكْوَرِ فِي جَهَنَّمَ مِنْضِدَةٌ صَغِيرَةٌ مَذْقَرَةٌ
يَسْرُ التَّأْظِرَيْنِ مَنْظَرُهَا - وَيَكُونُ مَوْضِعَةً فِي عَيْنٍ وَسَطِهَا ظَرْفٌ وَجَمِيلٌ
(مَرْهُرَةٌ) [كُلَانِ] جَمِيلَةٌ مَذْهَبَةٌ أَطْرَافُهَا - يَأْتِي الْبَسْرَاقُ كُلَّ صَبَاحٍ
بِرِيَّاحَيْنِ مُخْتَلِفَتَيِ الْأَلْوَانِ وَيُرِيَّتُهُمَا فِيهِ [يَا فِيهَا] - وَلِهَذَا صَارَتْ جَهَنَّمَ كَأَنَّهُمَا
عُرْفَةٌ مِنْ غُرَفِ الْجَنَّةِ - أَسْكُنْ فِيهَا مُسَاوِيَةً وَأَنَامْ مُطْمَئِنَّةً - فَلِلَّهِ الْحَمْدُ
وَلَهُ الشُّكْرُ ۝ بِفَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَرَمِهِ

مشق نمبر ۱۳۳

- آئے والی عبارتوں میں تاکید اور مؤکد کو پہچانو اور اعراب لگاؤ۔ اور
- تاکید لفظی و معنوی میں فرق کرو۔ اس عبارت کا ترجمہ :-
- (۱) محنتی کار گزار کی تمام لوگ تعریف کرتے ہیں۔
 - (۲) تمام ملک [حکومت] صرف اللہ کے لئے ہے۔
 - (۳) تو ہی تو ان پر [اپنے بندوں پر] نگہبان تھا۔
 - (۴) میں نے بذات خود باغ کے درختوں کو جانچا [خوب غور سے دیکھا] تو سب ہی کو پھلدار پایا۔
 - (۵) اپنے مال اور باپ دونوں کی فراہم داری کر اور اپنے تمام بھائیوں پر ہر بانی کیا کر۔
 - (۶) خبردار خبردار! چغلی خوری سے بچتا رہ۔
 - (۷) قاصد بذات خود خوش خبری لئے ہوئے واپس آیا۔

(۸) میں کشتی پر اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ سوار ہوا۔

(۹) ہاں ہاں! ابھی مجرم اپنی سزا پالے گا۔

(۱۰) میں نے ہدایت خود اس کے ساتھ اس سے زیادہ ہمدردی کی جتنی اس کے دونوں بھائیوں نے اس کے ساتھ ہمدردی کی ہے۔

(۱۱) بے کاری سے بچنا بچنا۔

(۱۲) نماز کھڑی ہو گئی نماز کھڑی ہو گئی۔

(۱۳) بے شک معلم اور طبیب کی جب قدر نہ کی جائے تو وہ [دل سے] خیر خواہی نہیں کرتے ہیں۔

(۱۴) جب گھر والا [گھر کا بزرگ] دف بجانے لگے تو گھر کے تمام لوگوں کا شیوہ بچنا ہوا تھا ہے [بڑے کسی بڑائی کی ذرا سی ابتداء کر دیں تو چھوٹے بے خوف ہو کر بہت زیادہ کہنے لگتے ہیں]۔

(مِن الْقُرْآن)

(۱۵) سب کے سب فرشتے [آدم کے سامنے] جھک گئے مگر ابلیس [نہ جھکا] اس نے جھکنے والوں کا ساتھی ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ (۱۶) بے شک جب زمین ریزہ ریزہ کر دی جائیگی اور تمھارا پروردگار اور صف بستہ فرشتے نمودار ہو جائیں گے۔ (۱۷) اور جو کچھ بھی بھلائی تم نے اپنے خود کے لئے پہلے سے پیش کر دی ہو گی تو اللہ کے ہاں اسے بہترین حالت اور بہت بڑے اجر کی صورت میں پاؤ گے۔ (۱۸) تو [اے اللہ] جب تو نے میری زندگی پوری کر دی [تو میرے بعد] تو ہی تو ان پر نظر رکھنے والا تھا۔

مشق نمبر ۱۳۵۔ ہر جگہ میں تاکید معنوی کے لئے جو لفظ مناسب سمجھو وہ رکھو مثلاً:-
(۱) كَلَّمَهُ (۲) بَلَّغَهَا (۳) كَلَّمَهَا (۴) أَنْتَ (۵) جَمِيعَهُمْ (۶) نَفْسُهُ

ہر خالی جگہ میں کوئی مناسب مؤکد رکھو۔ مثلاً:-

(۱) أَلْعَلَّاءُ (۲) بُيُوتُ مِصْرَ كُلِّهَا (۳) لَا لَا أَفْشَى (۴) يَدَاةُ
(۵) الصِّدْقُ الصِّدْقُ (۶) وَالذَّيْكَ (۷) الطَّبِيبُ (۸) لَحْنُ-

یہ جملے بناؤ جن میں ذیل کے الفاظ تاکید معنوی سے مؤکد کئے گئے ہوں
اس طور سے کہ یہ الفاظ کبھی مرفوع ہوں کبھی منصوب کبھی مجرور مثلاً:-
جاء الحاكم نفسه۔ سَأَلْتُ الحاكم نفسه۔ سَأَلْتُ عَلَى الحاكم
نفسه۔ عاد المسافرون كلهم۔ استقبلنا المسافرين كلهم۔
مررت على المسافرين كلهم۔ البسط الشرقيّة كلها جميلة۔
اشترينا البسط الشرقيّة جميعها۔ جَلَسْنَا عَلَى البُسط الشرقيّة كلها
لم تحضر الفتاة المهدّبة نفسها بل أَسْرَمَلَتْ أَخْتَهَا۔ الجواد إن
كلّهما قايماً۔ اسی طرح باقی جملے بناو۔

ذیل کے جملے سے چار مثالیں اسم، فعل، اور حرف اور جملے کی تاکید کی بناؤ
”لَا يَنْجُو الْكَسْلَانُ“

جیسے لَا يَنْجُو الْكَسْلَانُ الْكَسْلَانُ۔ لَا يَنْجُو الْكَسْلَانُ الْكَسْلَانُ۔ لَا لَا

يَنْفَعُ الْكَسْلَانَ - لَا يَنْفَعُ الْكَسْلَانَ لَا يَنْفَعُ الْكَسْلَانَ *

مشق نمبر ۱۳۶

ذیل کے جملوں میں ضمائر متصلہ، بار بار اور مستترہ کی لفظی تاکید کرو مثلاً :-
(۱) اَكْتُبُوا اَنْتُمْ (۲) اَنْتُمْ (۳) اَنْتُمْ يَا اَيُّهَا (۴) اَنَا (۵) اَنْتَ
(۶) تَحْنُ يَا اَيُّهَا (۷) هُوَ (۸) اَنْتَ *

مشق نمبر ۱۳۷

ضمائر مرفوعہ بار بار اور مستترہ کی تاکید معنوی نفس اور عین سے کرو مثلاً :-
(۱) اَنْتَ نَفْسُكَ (۲) اَنْتُمْ اَنْفُسُكُمْ (۳) اَنْتِ نَفْسُكِ (۴) اَنْتُمْ اَنْفُسُكُمْ
(۵) اَنَا نَفْسِي (۶) اَنْتُمْ اَنْفُسُكُمْ (۷) هُوَ عَيْنُهُ (۸) اَنْتُمْ اَعْيُنُكُمْ *

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) تین جملے ایسے بناؤ جن میں مُشْتَقِّ کو کِلَا اور کِلْتَا سے مؤکد کرو اس طرح کہ پہلے
جملے میں مرفوع ہو دوسرے میں منصوب اور تیسرے میں مجرور جیسے :-
جاءَ أَخَاكَ كِلَاهُمَا - رَأَيْتُ أَخَوَيْهِ كِلَيْهِمَا - مَرَرْتُ بِأَخَوَيْهِ كِلَيْهِمَا -
جاءَتْ أَخَوَاتُكِ كِلْتَاهُمَا - « أَخَوَاتِي كِلَيْتُهُمَا » - « أَخَوَاتِي كِلَيْتُهُمَا » -
(۲) تین جملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک نفس یا عین کی تاکید پر مشتمل ہو
اس طرح کہ پہلے جملے میں مؤکد جمع مذکر سالم ہو، دوسرے میں جمع مؤنث سالم
اور تیسرے میں جمع تکمیل (جمع مکسر) جیسے :-

حضرت المسلمون أنفسهم - حضرت المسلمات أعنيهن - حضر يا حضر
الشهود أنفسهم -

(۳) تین حملے ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک کُلُّ یاجَمِیع کی تاکید پر مشتمل ہو۔ اور پہلے حملے میں مؤکد مفرد ہو دوسرے میں جمع مذکر سالم تیسرے میں جمع مؤنث سالم۔ جیسے :-

قرأت الكتاب كله - حضر المسلمون كلهم يا جميعهم حضرات
العلماء كلهم يا جميعهم -

(۴) چار جگہ ایسے بناؤ جن میں سے ہر ایک ضمیر مرفوع پر مشتمل ہو جو نفس یا عین سے مؤکد ہو پہلے دو جملوں میں ضمیر متصل بارز ہو اور دو میں ضمیر منتر جیسے :-
 أَبَوَا۟ حَضَرَۙ أَنْفُسُهُمَاۙ - الْقَضَا۟ حَضَرُوا۟ أَعْيُنُهُمْ - الْقَاضِي حَضَرَ
 نَفْسُهُ - الْمُعَلِّمَةُ حَضَرَتْ نَفْسُهَا +

מחזור חמשה עשר

تنبیہ بر مشق نمبر ۱۳۹ کی یہاں تشریح کی ضرورت نہیں ہے :

مشق نمبر ۱۲۰

آنے والے جلوں میں بَدَل اور مُبَدَّلِ مَنہ کو الگ الگ پہچانو۔ اور
بَدَل کی قسموں کی تعیین کرو:-

(۱) اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ [ایمان والوں کی ماں] عائشہ رضی اللہ عنہا [اللہ ان سے راضی ہو] روایت حدیث میں ایک سند [مانی جاتی] تھیں [اس میں اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ

مبدل منہ اور عائشہ بدل الکل ہے۔

(۲) پانچویں صدی ہجری میں ابو حامد غزالی دین کے بہت بڑے آدمیوں میں سے ایک تھے [ابو حامد مبدل منہ اور غزالی بدل الکل] ہے۔

(۳) گرجا [یعنی] اس کا منارہ منہدم ہو گیا [اس میں بیعت مبدل منہ ہے اور منارہ بدل البعض ہے]۔

(۴) اکثر سیاح وادی طوک [یعنی] اس کے مقبروں کی زیارت کے لئے گئے [اس میں اکثر ہو اور مقابل بدل البعض ہیں - ولوی الملوک مبدل منہ ہے]۔

(۵) ہمیں شہر نے [یعنی] اس کی عمارتوں نے تعجب میں ڈال دیا اور سڑکوں نے [یعنی ان کی صفائی نے] ہمیں خوش کر دیا [اس میں ابینہ بدل البعض ہے اور نظافۃ بدل الاشتمال ہے]۔

(۶) کتاب [یعنی] اس کا غلاف پارہ پارہ [ٹکڑے ٹکڑے] ہو گیا [اس میں غلاف بدل الاشتمال ہے]۔

(۷) ہم نے گور [یعنی] اس کے پھل کھائے اور ہم نے باغ کو [یعنی اس کے] دروازے کو بند کر دیا [اس میں عنب اور باب بدل البعض ہیں]۔

من القرآن

(۱) ہمیں سیدھے راستہ پر چلا [یعنی] ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں۔ [صراط الذین بدل الکل ہے پہلے صراط کا]۔

(۲) بے شک پرہیزگار لوگ امن والے مقام میں [یعنی] باغوں اور

چشموں میں ہوں گے۔ [اس میں مقامِ امین مبدل منہ اور جنتِ بدل الکحل ہے]۔

(۳) اور نماز قائم کرو [کہ نماز ترک کر کے] مشرکین میں نہ شامل ہوؤ۔ [یعنی] ان لوگوں میں سے [مذنبوں] جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور خود گروہ گروہ ہو کر رہ گئے۔

[اس میں من المشرکین مبدل منہ ہے اور من الذین فراقوا اس سے بدل الکحل ہے]۔

(۴) مگر جس نے توبہ کی [باز آگیا] اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی بالکل حق تلفی نہ ہوگی، [یعنی] ہمیشگی کے باغوں میں [داخل ہوں گے] جن کا خدائے رحمن نے غیب سے اپنے [نیک] بندوں سے وعدہ کر لیا ہے۔

[اس میں جنتِ مبدل منہ اور جنتِ عدن بدل الکحل ہے]۔

(۵) تمہارے رب کی طرف سے ایک معاوضہ کے طور پر ایک انعام کے طور پر ٹھیک حساب ہے [یہ انعام ہوگا اس پروردگار کی طرف سے] جو آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان کے بائیں ہے سب کا مالک ہے اور بڑا ہی مہربان ہے۔

[اس میں جزاء مبدل منہ ہے عطاء اور حساباً بدل الکحل

ہیں۔ اسی طرح سربلک مبدل منہ ہے اور سربلک السموات الخ اور الترحین بدل الکحل میں] ♦

مشق نمبر ۱۲۱

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب تبدل سے پُر کرو مثلاً:-

- (۱) شَمَرُهَا (۲) هَوَانُهَا (۳) صَوْتُهُ (۴) امَوَاجُهُ
(۵) تَذَكِيرُهُ يَا بَيَانُهُ (۶) اَشْمَأْرَاسُهُ يَا اِبْجَحُهُ (۷) نَجْوَاهُ
(۸) اَحْمَدُ يَا اُوْر كُوْنِي نَامُ +

مشق نمبر ۱۲۲

ذیل کے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب تبدل منہ سے پُر کرو مثلاً:-

- (۱) القَلَمُ (۲) الاَقْلَامُ (۳) التَّلَامِدَةُ (۴) الشَّجَرَةُ
(۵) الوَاعِظُ (۶) نَهْرُ النِّيلِ (۷) الْبَلَدُ (۸) الشَّوَارِعُ
(۹) التَّهَاجُّ (۱۰) لَيْلًا +

مشق نمبر ۱۲۳

ایسے جملے بناؤ جن میں سے ہر ایک بدل اور مبدل منہ پر مشتمل ہو جو ذیل

کے کلمات میں سے مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے چُن لئے جائیں مثلاً:-

- أَعْجَبَنِي الشَّبَابُ نَزَّاجَةٌ - فُجِعَتِ الْفَخْلَةُ بَلْعَمًا - أَحَبَّ الْخَادِمَ أَمَانَةً -
أَوَّلُ الْخُلَفَاءِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ - نَعِمَ الطَّائِرُ بِرَيْشِهِ - تُعْجِبُنِي أَلِمَمُهُ
جَرَامَتُهُ - طَابَ التَّحَلُّبُ جَلْدًا - الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ كَانَ أَفْقَهُ النَّاسِ
فِي اسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ وَأَرْوَعَهُمْ فِي عَصْرِهِ +

مشق نمبر ۱۲۳

بدل الکل کی تین مثالیں اس طور پیش کرو کہ ایک ہمزہ ہوں ایک بار منصوب اور یکبار
مجرور ہوں۔ اسی طرح بدل البعض اور بدل الاشتغال کی مثلاً :- هَذَا اخوك سَرِيْدٌ
رَأَيْتُ اخَاكَ زَيْدًا - الْكَتَابُ لِلْفَيْحِ زَيْدًا - حَسَنَ الْغِلَامِ وَجْهَهُ - رَأَيْتُ الْغِلَامَ وَجْهَهُ
نَظَرْتُ إِلَى الْغِلَامِ وَجْهَهُ - جَرَى النَهْرُ مَاءً - رَأَيْتُ النَهْرَ مَاءً - سَبَّحْتُ فِي النَهْرِ مَاءً -
تنبیہ :- پہلے بدل الکل کی مثالیں ہیں پھر بدل البعض کی پھر بدل الاشتغال کی :

تنبیہ :- مشق نمبر ۱۲۳ اور ۱۲۶ اس لئے آج نہیں یہاں نہیں لکھا گیا :

مشق نمبر ۱۲۷ - ذیل کے جملوں میں ہر ایک حرف عطف کے بعد کوئی مناسب
معطوف رکھو مثلاً :- (۱) مَدْرَسَةٌ (۲) حِمَارًا (۳) فَصًّا (۴) عَنَابًا (۵) أَسْئَلَةً
(۶) الْوَلَدَانِ (۷) الْعُلَمَاءُ (۸) جُدُ سَرَانَةً -

مشق نمبر ۱۲۸ - ذیل کے جملوں میں خالی مقامات میں معطوف علیہ رکھو :-
(۱) نَظَمَ الشَّاعِرُ (۲) الْأَمْرَاءُ (۳) مَيْلًا (۴) غَدًا (۵) مَكْتُوبًا (۶) يَوْمًا -

مشق نمبر ۱۲۹ - مختلف جملوں کے اندر الفاظ ”أَبْوَابُ“ اور ”مَشَابِيكُ“ کے درمیان
حروف عطف ایک کے بعد ایک داخل کرو اور دونوں لفظوں کو حالت رفعی نصبی و جری میں
لاؤ :- أَعْلَقْتُ الْأَبْوَابَ وَالْمَشَابِيكَ - أَعْلَقْتُ ... وَ... لَمُنَا حَاجَةٌ فِي ... وَ
... - اسی طرح فَاقْرَأْ اَوْ وغیرہ تمام حروف عطف یکے بعد دیگرے داخل کرو :

مشق نمبر ۱۵۰ (عربی سے اردو)

(۱) تیرا کسی شے سے محبت کرنا [تجھے] انڈھا اور بھرا بنا دیتا ہے [یعنی محبت کی وجہ سے]

تو اس چیز کے عیسوں کو نہ دیکھ سکتے نہ سن سکتے [۲] شریروں سے میل جول رکھنا بہت بُرے خطروں میں سے ایک خطرہ ہے (۳) عرب کی ہمان نوازی دنیا میں مشہور ہے۔ (۴) کہلا کے اندر حالتِ مظلومیت میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے مقتول ہونے [شہاد] نے مجھے غمگین کر دیا (۵) میں خانگی مدرسہ میں گیا تو طلباء کا وطنی گیت گانا مجھے بہت پسند آیا۔ (۶) لوگوں کا علماء کو عزت دینا اور نیک باتوں میں ان کی پیروی کرنا قوم کی ترقی کا باعث ہو کر رہا ہے اور وطن کی خوشحالی پیدا کرتا ہے۔ (۷) اسلام پانچ چیزوں پر بنایا گیا ہے۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور نماز کی پابندی کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ اور حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے بھائی [کسی مسلمان] کو دیکھ کر [خوشی سے] مسکرا دینا ایک صدقہ [ثواب کا کام] ہے۔ اور اچھی بات کی ہدایت کر دینا ایک خیرات ہے اور بُرائی سے روکنا ایک خیرات ہے اور کزور مینائی فالے کی مدد کر دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے اور راستے سے پتھر کاٹنا اور ہڈی [وغیرہ تکلیف دینے والی چیزیں] ہٹا دینا تیرے لئے ایک خیرات ہے۔ (۹) کیا فلسطین میں مسلمانوں کا یہودیوں کے ہاتھ جاؤں یا بیچنا چاہتا نہیں ہے؟ کیونکہ یہ معاملہ حقیقت یہودیوں کو اس پاک سرزمین سے مسلمانوں کے نکال دینے پر قادر بنادینا ہے جس میں صحابہ کی یادگار ہے اور جس میں مسلمانوں کے متعلق اماکن مقدسہ کے احترام اور تیرہ سو سال سے ان [مقامات] کی حفاظت کی شہادت موجود ہے۔ (۱۰) ذرا صبر کرو کیونکہ سختی کے بعد آساقی [ضرور] آئے۔ اور ہر ایک کام کے لئے ایک وقت ہے اور ایک تدبیر ہے۔ اور سب کی حفاظت کرنے والے [خدا] کو ہمارے حالات پر نظر ہے اور ہمارے تدبیر کے اوپر اللہ تعالیٰ کی تقدیر [ہر کام کا اعلازہ] مقرر ہے۔

مشق نمبر ۱۵۱

(۱) اگر بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ اللہ کی طرف سے دفع فرمانہ ہوتا تو ساری زمین
 [دنیا] تباہ ہو جاتی۔ (۲) اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے ایک نصیحت
 اور دلوں کی بیماریوں کی دوا اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت آگئی (۳) اے
 میری قوم! اگر میرا وعظ و پند کے لئے [کھڑا ہونا اور اللہ کی آیتوں [نشانوں] سے
 تمھاری یاد دہانی اور نصیحت کرنا تمھیں شاق گزرتا ہے تو [تمھاری مرضی] میں نے
 تو [اپنا معاملہ] اللہ پر سونپ دیا ہے (۴) کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد
 حرام [مکہ کی مسجد] کی خدمت کرنا اس شخص کے [کام] کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ
 پر اور روزِ آخرت پر ایمان لا چکے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ [تمھارا یہ خیال
 غلط ہے] وہ سب مساوی نہیں ہو سکتے ہیں [بلکہ مؤخر الذکر کا درجہ بہت اونچا ہے]۔
 (۵) ان [کفار مکہ] کی نماز بیت اللہ کے پاس سیٹی بجانے اور تالیاں جٹلانے کے
 سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا کرتی تھی (۶) ابراہیمؑ کا اپنے [کافر] باپ کے لئے بخشش
 مانگنا صرف ایک وعدے کے سبب تھا جو انھوں نے اس سے کر لیا تھا۔ (۷) [دشوار
 گزار راستے طے کر لینے سے یہ مراد ہے] کسی کی گردن کھول دینا [غلام کو آزاد کر دینا]
 یا بھوک کے دنوں میں کسی رشتہ دارِ یتیم کو یا کسی فاقہ کش مسکین کو کھانا کھلا دینا۔ پھر
 یہ کہ وہ [ایسا کارِ خیر کرنے والا] ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لا چکے ہیں اور صبر و
 برداشت کی باہم وصیت کرتے ہیں اور رحم و ہمدردی کی بھی باہم وصیت کرتے ہیں
 ہیں۔ پس وہی برکت والے لوگ ہیں۔ (۸) وہی لوگ [عرب کے] قریب کی زمین میں
 [ایرائیوں سے] مانگے اور [مگر] وہ اپنے مغلوب ہو جانے کے بعد چند ہی سالوں میں

[ایرانیوں پر] غالب آجاتیں گے +

مشق نمبر ۱۵۲ (قرآن سے)

۱) کیا اللہ [تعالیٰ و برتری] اپنے بندے [کی مدد کے لئے] کافی نہیں ہے؟ (۲) پس اللہ ہی کی پرستش کرو اس طرح کہ خالص اس کی بندگی تھا ہے [مذہب ہے] کسی اور کی خوشی یا ناخوشی کا ماحصل خیال نہ ہے] (۳) ہر ایک نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے (۴) [ملکہ سب بالقیس نے کہا] میں ان [سیلمان] کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ بیچھے ہوئے قاصد کس تیز [کس جواب] کے ساتھ واپس آتے ہیں۔ (۵) [کافروں نے کہا] کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں؟ (۶) کیا اس نے تمام معبودوں کو [سمیٹ کر] ایک ہی معبود بنا رکھا ہے؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ (۷) جن لوگوں کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں ان کے لئے بڑی بھاری مصیبت ہے (۸) بیشک میں اس شخص کے لئے بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی ادایہ مان لایا اور اپنے گتھے کام کئے (۹) اس میں ہر صابر شکر گزار کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (۱۰) موسیٰ نے کہا کہ رب! میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح ہے تو اسے بھی میرے ساتھ مدد گاہ کے طور پر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے (۱۱) اگر تو مجھے مل واداد کے اعتبار سے کمتر دیکھتے ہو تو [کوئی مضائقہ نہیں] مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے برابر سے بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ (۱۲) وہی خدا ہے جس نے اُن پرٹھ لوگوں میں ایک غمخواران ہی میں سے بنا بھیجا جو انھیں اس کی آیتیں پرٹھ کر سنالتے اور انکا تذکرہ کرتے ہیں [یعنی خلاق درست کرتے ہیں] اور انھیں کتب [قرآن] اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے پیشتر وہ لوگ کھلی گمراہی میں [بمشک ہے] تھے +

مشق نمبر ۱۵۳ (اشعار کا ترجمہ)

تمام نبیوں میں سب سے اچھا نبی جس کے متعلق تو رواۃ و انجیل نے اس کے زانے سے پیشتر ہی [اس کی آمد کی] خبر دیدی تھی۔ جو اپنی ہتھیلی میں سخت پتھر کو گویا کر دینے والا اور اپنی خوش بیانی کے مقابلے میں بڑے بڑے خوش بیانوں کو گویا بنادینے والا ہے۔ اور اپنے حسن کے مقابلے میں روشن چاند کو اس کے قابل ہونے کی صورت میں بھی ماتم کر دینے والا اور اپنے احسان کے مقابلے میں بابر کو بھی شرمائینے والا ہے۔

—————

نہانے کو اس کی طبیعت [کے اقتضا] کے خلاف جو شخص مجبور کرنے والا ہو [کرنا چاہتا ہو] وہ گویا پانی میں آگ کی چنگاری تلاش کرنے والا ہے۔ اور جب تو محال چیز کی امید کرتا ہے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ تو ایک لڑھکنے والے کنائے پر امید کی عمارت بنا رہا ہے۔ [درحقیقت] زہنگی ایک نیند ہے اور موت ایک بیداری ہے اور آدمی ان دونوں کے درمیان ایک گزر جانے والا خیال [ہی خیال] ہے۔

خوف و خطر کے موقع پر تو سخت چٹان سے بھی زیادہ سخت ہو جا اور اطراف عالم میں ایک مثل [کہاوت] سے زیادہ سیر کرنے والا بن جا۔ شیریں مذاق بھی رہ، تلخ مزاج بھی رہ، نرم بھی شد بھی، سخت بھی منکسر بھی رہ، اور بڑا داؤں بیچ والا بھی رہا کر۔ ہندب، تیز فہم، پاک طبیعت، خوش طبع اور بہادر بنا رہ۔ مگر ڈرپوک اور کم ہمت نہ ہونا۔ اور جس شخص کے لباسوں میں پرہیز گاری کے جوڑے نہ ہوں، وہ منکھ ہے، اگرچہ [بظاہر] عمدہ عمدہ پوشاکوں سے ڈھکا ہوا ہو۔

مشق نمبر ۱۵۴

(۱) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تھکاری زبانوں [بولیوں] اور تمھارے رنگوں کا جدُّ جدُّ ہونا [بھی اس کی قدرت کی خاص [نشانیوں میں سے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان باتوں میں تمام جہان والوں کے لئے] اس کے وجود اور اس کی قدرت کی [بے شمار نشانیاں [شہادتیں] موجود ہیں۔ (۲) اُس [سیلمان] کے لئے وہ جو چاہتے تھے شاندار عمارتیں اور تصویریں حوضوں کی مانند بڑے بڑے لکھن اور گڑھی ہوئی دیگیں [وغیرہ] وہ [ان کے جنات] بنا دیا کرتے تھے اے آلِ داؤد! شکر گزاری اختیار کرو میرے بندوں میں تھوڑے ہی شکر گزار بندے ہیں۔ (۳) [ملکہ سبا نے] کہا یقینی بات ہے کہ سلاطین جب کسی گاؤں میں [فاتحانہ طور پر] داخل ہوتے ہیں تو اسے [جو شہ انتقام میں] برباد کر دیتے ہیں اور اس گاؤں کے معزز لوگوں کو دلیل بنا ڈالتے ہیں۔ (۴) [لقمان نے کہا] اے میرے پیارے بیٹے! نماز کو قائم رکھ، اچھی باتوں کا حکم دیا کرو اور بُری باتوں سے روک دیا کرو [اس کی وجہ سے] تجھ پر جو تکلیفیں آپڑیں انھیں برداشت کر لے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ کام [معمولی نہیں ہے بلکہ] بڑے عزم کا ہے اور اپنی چال میں میاں روی اختیار کرو اور اپنی آواز کو دھیمی کر۔ بے شک سب سے کمزور آواز گدھوں کی آواز ہے۔ (۵) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام بھی کئے ہم انھیں جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ کام کرنے والوں کا اجر بڑا اچھا ہے۔ (۶) پاک [نیک طبیعت] عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لئے ہیں :

مشق نمبر ۱۵۵ (اشعار کا ترجمہ)

کہاں ہیں وہ غلام جنہیں لوٹنے ذخیرہ بنا رکھا تھا؟ کہاں ہیں حمایتی اور کہاں ہیں آبدار
شمشیریں اور نیزے؟ کہاں ہیں شہسوار سپاہی؟ اور غلاموں [خادموں] نے کیا کیا
[کہاں چلے گئے؟] کہاں ہیں تیز نکواریں اور مقام خط کے بنے ہوئے باریک دھار
والے نیزے؟ کہاں ہیں تیز انداز کیا توڑ کا نہیں گیا؟ تجھے بجایا نہیں گیا [ان کی نیزوں
کی مدد سے؟ جبکہ موت کے تیر تر کش سے کل کر تیری طرف آئے۔ وہ صورتیں کہاں
گئیں جو تروتازہ تھیں؟ جن کے سامنے پردے اور چٹنیں لگائی جاتی تھیں؟ ان سب
کو دفن کے جلنے کے بعد ایک پکارنے والے نے پکار کر کہا، تمہارے تحت و تلج اور قیمتی
پوشاکیں اب کہاں ہیں؟

~~~~~

کیا تیرا چھوٹا سا خال، گلاب کے چھوٹے سے پھول میں ذرا سے مشک سے بنایا ہوا ایک چھوٹا  
نقطہ ہے؟ یا ایک پیالے کا رخسار میں بنایا ہوا ایک چھوٹا نقش ہے؟  
اور وہ چاشت کے وقت چمکنے والا تیرا مکھڑا ہے؟ یا [نُج] سعد میں ایک چھوٹا سا چاندی  
ایک پیار سا لڑکا ہے یا چھوٹی سی ہرن ہے ایک چھوٹی سی قبا کے اندر؟ جو چھوٹے  
سے شیر کی مانند خوفناک حملہ کرنے والا ہے؟

تنبیہ :- اسم تصغیر میں اکثر چھوٹے پن کے معنی ہوتے ہیں،

کبھی پیالے کے لئے تصغیر ہوتی ہے +

## مشق نمبر ۱۵۶ (اشعار کا ترجمہ)

(۱) وہ مشرق کی جانب نُج کر کے چلی اور میں مغرب کی جانب۔ مشرق کی طرف جانے

وہ میں اور مغرب کی طرف جانے والے میں بہت بڑا بعد ہے۔

(۲) میں تو اپنے دشمنوں کے پڑوس میں رہ گیا [یعنی دنیا میں رہ گیا] اور وہ تو اپنے حقیقی مالک کے پڑوس میں چلا گیا [یعنی گزر گیا] اس کے پڑوس اور میرے پڑوس میں بڑا بھاری فرق ہے۔

(۳) یہ امر بعید ہے کہ وہ میرے ساتھ صلح رکھے اور میں اس سے دشمنی کروں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ آزاد طبیعت والا ادیب اپنے زلمے کا لڑا کو [دشمن] سمجھا جاتا ہے۔

(۴) عشق حلال کا واسطہ دے کر میں نے تجھ سے التجا کی کہ اُن باتوں میں بخیل نہ کر جو میرے دل کا خوش کرتی ہیں۔

(۵) دیکھ! میرے جوش محبت کی میری بے قراری دو چند ہو گئی اور اس نے مجھے مجاہد کا ایک چچا بنا رکھا ہے [یعنی لوگ مجھے پاگل سمجھ کر ہر جگہ میرا چچا کر رہے ہیں]۔

(۶) بہتر ہے بھائی [یعنی دوست] ہے ہیں جنہیں میں نے [اپنے بچاؤ کی] زریں سمجھ رکھا۔ تو فی الواقع وہ زریں تو ثابت ہوئے مگر [میرے لئے] نہیں بلکہ [دشمنوں کے لئے]۔

(۷) اور میں نے انہیں سیدھا نشانہ بننے پر لگنے والا تیر سمجھ رکھا تھا۔ تو درحقیقت وہ ایسے ہی تیر ثابت ہوئے مگر [دشمنوں کو لگنے والے نہیں بلکہ] میرے دل میں لگنے والے۔

(۸) یہ دنیا منہ بھر کر [یعنی خوب بھار کر] کہہ رہی ہے کہ خبردار یہ خبردار وہ میرے مکر اور میرے اچانک حملے سے۔

(۹) تو! دیکھو! میری مسکراہٹ تمہیں دھوکا نہ دینے پائے۔ کیونکہ میری بات تو ہنسنا دینے والی ہے لیکن میرا کام رُلا دینے والا ہے +

## مشقی حکایت کا ترجمہ

ایک بوڑھے شخص نے ایک طبیب سے بد مضمی کی شکایت کی۔ تو حکیم [صاحب] نے کہا جانے دو بد مضمی کو۔ کیونکہ یہ تو بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر اس نے بیٹائی کی کمزوری کی شکایت کی تو حکیم [صاحب] نے فرمایا [بڑے میاں] ضعفِ بصر کو بھی چھوڑیے، کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے پھر اس نے کان کے بھاری ہونے کی شکایت کی، تو [حکیم نے] کہا، بوڑھوں سے قوتِ سماعت تو دور ہی نہ ہتی ہے۔ کیونکہ کم سنائی دینا بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر نیند کی شکایت کی تو [پھر طبیب نے] کہا، نیند میں اور بوڑھوں میں بڑا بُعد ہے، کیونکہ نیند کی کمی بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر ضعفِ باہ کی شکایت کی، تو [حکیم صاحب نے] فرمایا، باہ کی کمزوری تو بوڑھوں کے پاس دوڑتی آتی ہے، کیونکہ ضعفِ باہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے۔ پھر تو بڑے میاں نے [بگڑ کر] اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم ہی لو اس احمق کو اور تم ہی اپنے [گلے] پٹالو اس جاہل کو اور سنبھالے رہو اس غبی [کم فہم] کو جسے ذرا بھی سمجھ نہیں ہے۔ اس میں اور طوطے میں بسوا انسانی صورت کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ان دو لفظوں کے بسوا کچھ بول ہی نہیں سکتا۔ تو حکیم [صاحب] نے مُسکرایا اور فرمایا، بڑے میاں غصہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی بڑھاپے کا ایک خاصہ ہے +

## سبق نمبر ۵ کے بقیہ اشعار کا ترجمہ

اگرچہ اصل کتاب میں اشعار پر نمبر نہیں لگے ہیں۔ لیکن یہاں نمبر لگا کر ترجمہ کیا گیا ہے۔  
(۱) مجھ پر ایسی مصیبتیں ڈالی گئی ہیں کہ اگر وہ [روشن] دونوں پر ڈالی جائیں تو وہ [اندھیری] راتیں بن جائیں۔

تنبیہ: یہ شعر حضرت علی یا حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے کہ رسول اللہ کی تدفین کے بعد کہا گیا تھا۔ اس میں مصائب اور لیا لیا فی غیر منصرف ہیں۔ لیکن ضرورت شعری سے ان پر توخین پڑھی گئی ہے۔  
(۲) اس نے ایک زمانے تک محبت کو چھپائے رکھا پھر [آخر کو] ظاہر کر ہی دیا۔ اور صبح کی تو عشق کی اطاعت میں اور شام کی [تو اس کی غلامی میں]۔  
(۳) اے وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ احسان کرنے میں سب سے بڑھ کر ہے اور بھول چوک کرنے والے کے ساتھ سب سے زیادہ چشم پوشی کرنے والا ہے۔

(۴) میں آپ کے چہرہ کو بھول گیا اور بھول [ایک ایسا جرم ہے جو قابلِ درگزر ہے پس آپ معاف کر دیں] کیونکہ سب سے پہلا بھولنے والا شخص وہ ہے جو سب سے پہلا انسان [آدم] ہے۔ [یعنی سب سے پہلے بھول حضرت آدم سے ہوئی تھی]۔

(۵) میں لوگوں کو دیکھا کہ مائل ہو رہے ہیں اس کی طرف جس کے پاس مال ہے۔  
(۶) اور جس کے پاس مال نہیں ہے تو لوگ اس کی طرف سے مُنہ موڑ رہے ہیں۔

(۷) اگر تم کسی ایسے شخص کے ساتھ [گفتگو میں] مبتلا کر دیتے جاؤ جس کے پاس اخلاق کا [نام و نشان] نہیں ہے۔ تو [اس وقت] تم ایسے [گو نگے بہرے] [

جنگوں کو یاقم نے کچھ سنا ہی نہیں اور اس نے کچھ کہا ہی نہیں۔

(۸) تم پر سلام کیا تم اپنے عہد پر قائم ہو؟ یا زمانے نے تمہیں میرے عہدوں کو بھلا دیا اس لئے تم لگے ان میں خیانت کرنے [عہد شکنی کرنے لگے]۔

(۹) اگر کوئی شائق ملاقات اپنی طاقت سے زیادہ تکلیف لے سکتا تو منبر خود ہی آپ کے پاس چلا آتا [یعنی منبر کو آپ کی دیدار کا اتنا اشتیاق ہے کہ ممکن ہوتا تو خود آپ کے پاس دوڑنا چلا آتا]۔

(۱۰) یا تو آپ اپنے حق کے مطابق مؤاخذہ کر لیجئے [سزا دیجئے] اگر نہیں تو اپنے حُلم سے اس [مجرم] کو معاف کر دیجئے [دوڑوں باتوں کا آپ کو اختیار ہے]۔

تنبیہ بر اس شعر میں لفظ ولاق در اصل ومان لاء والا ہے۔ [یعنی اور اگر نہیں تو]۔

(۱۱) اے وہ ذات جسکی بلوے آفتوں اور مصیبتوں کے عہدے حل ہو جاتے ہیں۔

(۱۲) بندوں پر تو ہی نگہبان ہے اور عالم بالا میں تو ہی ایک اکیلا ہے۔

(۱۳) جو تیری فرمانبرداری کرے تو اسے عزت دینے والا ہے اور ہر منکر کو ذلیل کرنے والا ہے۔

(۱۴) تیرے ہی پوشیدہ الطاف کے ناموافق زمانے کے مقابلے میں مڑی جاتی ہے۔

(۱۵) بے شک انکار کے لشکر میرے اس دل پر حملہ کر رہے ہیں۔

(۱۶) پس تُو ہی اپنی قدرت سے میری تکلیف کو دور کرے۔ اے وہ [خدا] جو

اچھے اچھے انعام اور بخششیں عطا فرماتے کا سزاوار ہے۔

(۱۷) تُو ہی تُو سب بٹانے والا اور [ہر کام کو] آسان اور سہل کرنے والا اور تُو

ہی مددگار ہے۔

(۱۸) تُو [ اے اللہ! ] ہمارے لئے قریب میں کشادگی کا سبب بنا دے۔

اے میرے خدا دیر نہ کر۔

(۱۹) تُو ہی میرا ہر بان ہو جا، کیونکہ میں یگانوں اور بیگانوں سے

ایوس ہو چکا ہوں۔

(۲۰) پھر درود اور سلام ہو نبی [ محمد ] پر اور ان کی معزز اور بزرگ آل پر

~~~~~

قَدْ الْمَفْتَاحُ لِفَهْمِ الرَّابِعِ مِنْ كِتَابِ تَهْمِيلِ الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ يَوْمَ
الْأَرْبَعَاءِ النَّامِنْ مِنْ شَهْرِ الْمُحَرَّمِ الْحَرَامِ مُسْتَقَرًّا فَتَنَّهُ السُّعْدُ فِي الْإِدْبَاعِ فِي
الْإِيمَانِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُبْعُوثِ إِلَى الْعَالَمِينَ وَحَمْدُهُ وَهُدَايَةُ
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَابِعِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؕ

قَلْبِي كُنْجَانُ

مَقَابِلِ آرَامِ بَاغِ کراچی

Phone: 2627608, 2623782

الحمد لله

کتاب عربی معلم کے چاروں حصے مع ان کی کلیدوں کے شائع کرنے کی توفیق میسر آگئی۔ اگرچہ حالات کے باعث تاخیر بہت ہو گئی اور شائقین عربی کو انتظار کی سخت تکلیف برداشت کرنی پڑی جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس کے توسط سے طالبین عربی کے لئے فہم قرآن مجید آسان بنائے، آمین۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سینکڑوں خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ بہتر سے شائقین گھر بیٹھے زبان عربی اور قرآن مجید سمجھنے کی دولت حاصل کر چکے ہیں۔ متعدد مدارس عربیہ اور ہائی سکولوں میں یہ کتاب پانچ ہو چکی ہے۔

اس نولے میں کسی کتاب کی اشاعت و ترویج کے جتنے ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں اس عاجز سے اس کا عشر عشر بھی نہ ہو سکا۔ مگر یہ ایک عجب اور خلاف عادت ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے ہر گوشے میں یہ کتاب شہور ہو گئی ہے اور ہر جگہ سے اس کے متعلق بڑی بڑی تعریفیں آ رہی ہیں۔ اگر یہ عاجز اس بات پر مسرت آمیز فخر کرے تو بیجا نہیں کہ اس کتاب کے خاص مداحین جن بزرگان دین بھی شامل ہیں:-

شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی، حضرت علامہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، حضرت علامہ سید مناظر احسن گیلانی، استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد (دکن) و دیگر اساتذہ کبار جامعہ موصوف۔

ہر حال اب جبکہ عربی تعلیم، بالکل آسان ہو گئی ہے اس لئے ہر مسلم طالب علم کا فرض ہے کہ وہ عربی سیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے سمجھنے کی سعادت حاصل کرے ۛ

تذی کی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی ۷۱

اسکارس عربی

عربی صرف و نحو کے سلیس قواعد

(محقق محمد نعیم الرحمن ایم اے)

طول ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ صفحہ ۲۳

زبان عربی کے قواعد صرف و نحو کی تدوین ایک مستقل فن ہے اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر کا دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان و مکان کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضروریات بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانہ حال کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کم سے کم مدت میں عربی زبان سکھانے، موجودہ طالب علم کی انہی ضروریات کے پیش نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث و ترتیب عربی زبان کو مشہور نحوی پیچیدگی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زعمشیری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کے مطالع کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی خوش گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف و نحو کے تمام مسائل آگئے ہیں مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

○ قدیمی کتب خانہ - پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۱ - آراہ باغ کراچی ۱ ○

